MON.16.Oct.2023
VOLUME:18 NO:267
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
hindi.waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

روزنامہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز پیر 16/اکتوبر 2023
جلد:18 شمارہ 267
30/ربیع الاول 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات:4

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

یہودی فوج شمالی غزہ پر بڑے حملہ کیلئے تیار، سیاسی فیصلہ کا انتظار

عام شہریوں کے انخلاء تک حملہ نہ کرنے اقوام متحدہ کی اپیل، لاکھوں افراد گھربار چھوڑ کر نقل مقام پر مجبور

یروشلم: 15 اکتوبر: غاصب اسرائیل کی جانب سے شمالی غزہ پٹی کا تخلیہ کرنے دی گئی 3 گھنٹوں کی مہلت ختم ہوگئی ہے جس کے بعد اسرائیلی افواج ایک بڑے زمینی حملہ کیلئے تیار ہوگئی ہے۔ فوج کو اس حملے کیلئے سیاسی اجازت کا انتظار ہے۔ اسرائیل نے 11 لاکھ فلسطینیوں کو شمالی غزہ کا تخلیہ کرتے ہوئے جنوب منتقل ہوجانے کی ہدایت دی تھی جس کیلئے ایک مخصوص راستہ کا تعین کیا گیا ہے۔ یہودی فوج کے ترجمان نے میڈیا کو بتایا کہ فوج ایک بڑی فوجی کارروائی کیلئے تیار ہوچکی ہے اور اسے حملہ کیلئے سیاسی فیصلہ کا انتظار ہے۔ اقوام متحدہ اور کچھ گوشوں کی جانب سے تاہم اسرائیل پر دباؤ ڈالا جارہاہیکہ جب تک عام شہری شمالی غزہ کا تخلیہ نہیں کردیتے کوئی فوجی کارروائی نہ کی جائے۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان جاری جنگ میں اب تک 3500 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ درحقیقت فلسطین سے منسلک حماس گروپ کی طرف سے کیے گئے اس حملے میں 1,300 سے زیادہ اسرائیلی ہلاک ہوئے تھے، جس کا اسرائیل نے امریکہ کے 9/11 سے موازنہ کیا ہے اور حماس کو نشانہ بناتے ہوئے بڑے پیمانے پر جوابی بمباری کی مہم شروع کی، جس کے نتیجے میں غزہ میں 2200 سے زیادہ افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے کہا کہ غزہ شہر کے رہائشیوں کو جانے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، لیکن ایک ترجمان نے ہفتے کو دیر گئے کہا کہ زمینی حملے سے پہلے ان کے پاس جانے کا ابھی وقت ہے۔ جمعہ کے بعد سے ہزاروں غزہ کے باشندے، جو اسرائیل اور مصر دونوں کی ناکہ بندی کی وجہ سے انکلیو نہیں چھوڑ سکتے، ملبے سے بھری سڑکوں پر گھومنے کیلئے اپنا سامان تھیلوں اور سوٹ کیسوں میں پیک رہے ہیں۔ اسرائیل نے ہفتے کے روز شمالی غزہ پر ایک تازہ فضائی حملہ کیا۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نتن یاہو نے اس سے قبل سرحد پر فرنٹ لائن پر تعینات فوجیوں سے ملاقات کی تھی جس سے حملے کا خدشہ بڑھ گیا تھا۔ امریکی وزیر دفاع لائیڈ آسٹن نے کہا کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان تنازعہ کو علاقائی تنازعہ میں تبدیل ہونے سے روکنے کیلئے، امریکہ نے دوسرا طیارہ بردار بحری جہاز تعینات کیا ہے جو اسرائیل کے خلاف معاندانہ کارروائی کو روکے گا۔ 24 لاکھ کی آبادی کے ساتھ دنیا کے گھنی آبادی والے علاقوں میں سے ایک غزہ میں فلسطینی شہریوں کے مستقبل کے بارے میں خدشات بڑھ گئے ہیں۔ امدادی اداروں نے کہا ہے کہ جب تک تنازعہ جاری رہے گا غزہ کے باشندوں کو وہاں سے نکلنے پر مجبور کرنا ناممکن ہے لیکن اسرائیلی ناکہ بندی کی وجہ سے خوراک، پانی، ایندھن اور طبی سامان کی قلت کے ساتھ، امدادی ادارے گہرے ہوتے انسانی بحران کا انتباہ دے رہے ہیں۔

غزہ میں مرنے والوں کی تعداد 2300 سے زائد ہوگئی

یروشلم: 15 اکتوبر: اسرائیلی فوج کی طرف سے فضائی بمباری سے اس وقت تک مرنے والے فلسطینی شہریوں کی تعداد 2329 ہوگئی ہے جبکہ 9714 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ غزہ میں اسرائیلی بمباری سے مرنے والوں کی تعداد 2300 سے زائد ہو گئی۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق وزارت صحت کے مطابق اسرائیلی فوج کی طرف سے فضائی بمباری سے اس وقت تک مرنے والے فلسطینی شہریوں کی تعداد 2329 ہوگئی ہے جبکہ 9714 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ حماس کی طرف سے اسرائیل میں کیے گئے حملوں میں مرنے والے اسرائیلیوں کی تعداد 1300 سے زائد بتائی جارہی ہے۔ اسرائیلی فوج نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ غزہ پر زمینی، فضائی اور سمندری حملے کی منصوبہ بندی کررہی ہے۔ مگر ابھی ہمیں یہ نہیں معلوم کہ یہ سب کب کیا جائے گا۔ ہفتہ کی رات اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو نے ان حملوں کی تیاری کرنے والے فوجیوں سے ملاقات کی ہے۔ ایک ویڈیو فوٹیج میں دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ بلٹ پروف جیکٹ پہنے ہوئے ہیں اور وہ فوجیوں سے کہہ رہے کہ کیا آپ اگلے مشن کیلئے تیار ہیں۔ ابھی آگے بہت کچھ ہونے جارہا ہے۔ رات بھر اسرائیلی فوج کی طرف سے غزہ پر شدید بمباری کا سلسلہ جاری رہا۔ اسرائیل کی طرف سے لاکھوں فلسطینیوں کو شمالی غزہ سے نکلنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اسرائیلی جارحیت کا جائزہ لینے چہارشنبہ کو تنظیم اسلامی تعاون کا اجلاس

فلسطینی عوام کی زندگیوں کا تحفظ کرنا اقوام متحدہ سے سرگرم رول ادا کرنے کی اپیل

ریاض: 15 اکتوبر: غزہ کی صورتحال بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے۔ جس تیزی سے حالات بگڑ رہے ہیں ان پر قابو پانے کوششیں اتنی تیز نظر نہیں آتیں۔ اس سلسلہ میں ایک اور امید کی کرن نظر آئی وہ یہ کہ اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کی ایگزیکٹیو کمیٹی چہارشنبہ کو جدہ میں ایک غیر معمولی اجلاس میں غزہ کی صورتحال کا جائزہ لے گی۔ سعودی عرب نے اجلاس او آئی سی کے موجودہ سیشن کے سربراہ اور او آئی سی ایگزیکٹیو کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے غزہ اور گردونواح میں فوجی کشیدگی، شہریوں اور علاقائی سلامتی واستحکام کو لاحق خطرات پر تبادلہ خیال کیلئے 'اوپن اینڈڈ' وزارتی اجلاس طلب کیا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ 'ایگزیکٹیو کمیٹی کا غیر معمولی اجلاس آئندہ چہارشنبہ کو جدہ میں او آئی سی جنرل سکریٹریٹ میں ہوگا'۔ او آئی سی غزہ اور اس کے نواح میں عسکری کارروائیوں اور بڑھتی کشیدگی کا جائزہ لے گی جو خطے کے امن واستحکام کے لیے خطرے کا باعث بن رہی ہے۔ قبل ازیں او آئی سی جنرل سیکریٹریٹ نے ایک بیان میں غزہ میں اسرائیلی فوج کی جارحیت کی مذمت کا اعادہ کیا جس میں سینکڑوں فلسطینی ہلاک اور زخمی ہوچکے ہیں۔ او آئی سی نے اسرائیل کو بین الاقوامی قراردادوں کو نظر انداز کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ او آئی سی نے عالمی برادری، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے اپیل کی کہ 'وہ اسرائیلی جارحیت بند کرانے، فلسطینی عوام کو تحفظ فراہم کرنے اور اسرائیل کا غاصبانہ قبضہ ختم کرانے ٹھوس سیاسی عمل کی سرپرستی کے حوالے سے اپنا کردار ادا کرے'۔ 'خود مختار فلسطینی ریاست کے قیام اور مشرقی القدس کو اس کا دارالحکومت بنانے اقدامات کیے جائیں'۔ او آئی سی نے سلامتی کونسل سے کہا کہ 'وہ عرب امن فارمولے اور بین الاقوامی قراردادوں کے مطابق دو ریاستی حل کے تصور کی بنیاد پر جامع اور منصفانہ امن قائم کرائے۔

ناکہ بندی سے غزہ میں ہزاروں مریض دم توڑ دیں گے۔ ڈاکٹروں کا انتباہ

غزہ: امریکی انوسٹیگیٹو جرنلسٹ سیمور ہرش نے کہا تھا کہ اسرائیل غزہ پر جوائنٹ اٹیک منیشن (جے ڈی اے ایم) گائیڈنس کٹ سے لیس بموں کے ذریعہ حملہ کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے، جس کے نتیجہ میں شہر پوری طرح برباد ہوجائے گا۔ خان یونس سے اے پی کے بموجب غزہ میں ڈاکٹروں نے خبردار کیا ہے کہ ہزاروں افراد کی جانیں چلی جائیں گی، کیوں کہ فیول اور بنیادی سپلائی گھٹ چکی ہے۔ محصور ساحلی پٹی میں فلسطینی غذا، پانی اور سلامتی کے لیے ہاتھ پیر مار رہے ہیں۔ انھیں توقع ہے کہ اسرائیل کا زمینی حملہ ہونے والا ہے۔ اسرائیلی فوج نے غزہ سرحد پر پوزیشن سنبھال لی ہے۔ اس کی مدد کے لیے امریکی بحری جہاز کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ غزہ کی وزارتِ صحت نے کہا کہ لڑائی شروع ہونے کے بعد سے 2329 فلسطینی جاں بحق ہوگئے۔ یہ تعداد 2014ء کی غزہ جنگ سے زائد ہے، جو 6 دن جاری رہی تھی۔ 1300 سے زائد اسرائیلی ہلاک ہوچکے ہیں۔ 7 اکتوبر کے حماس کے حملہ میں مرنے والوں میں شہریوں کی اکثریت ہے۔ حماس نے 150 افراد کو غزہ میں یرغمال بنا رکھا ہے۔ 1973ء میں مصر اور شام سے جنگ کے بعد اسرائیل کے لیے یہ ہلاکت خیز ترین جنگ ہے۔ امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن پیر کے دن اسرائیل واپس آئیں گے۔ وہ عرب ممالک کا طوفانی دورہ مکمل کرچکے ہیں۔ ان کا یہ دورہ لڑائی کو بڑی جنگ میں تبدیل ہونے سے روکنے کی کوشش تھا۔ توقع ہے کہ دو دن میں غزہ کے دوا خانوں میں جنریٹر فیول ختم ہوجائے گا، جس سے ہزاروں مریضوں کی زندگیاں خطرہ میں پڑجائیں گی۔ اقوام متحدہ کے بموجب غزہ کا واحد برقی پلانٹ فیول نہ ہونے کی وجہ سے بند ہوچکا ہے۔ اسرائیل نے حماس کے حملہ کے بعد 40 کیلومیٹر طویل ساری غزہ پٹی کی ناکہ بندی کردی۔ جنوبی ٹاؤن خان یونس کے ناصر ہاسپٹل میں انٹینسیو کیئر رومس زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں، جن میں زیادہ تر 3 سال سے کم عمر کے بچے ہیں۔ بم دھماکوں میں زخمی سینکڑوں لوگ ہسپتال آئے ہیں، جہاں پیر کو فیول ختم ہوجائے گا۔ کیریٹیکل کیئر کامپلکس کے ڈاکٹر محمد قندیل نے یہ بات بتائی۔ انھوں نے کہا کہ آئی سی یو میں 35 مریض ہیں، جنہیں وینٹی لیٹرس کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ 60 کی ڈیالیسس چل رہی ہے۔ فیول ختم ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ سارا ہیلتھ سسٹم بند ہوجائے گا۔ برقی سربراہی منقطع ہوئی تو یہ سارے مریضوں کے مرجانے کا خطرہ ہے۔ شمالی غزہ کے کمال ادوان ہاسپٹل میں امراضِ اطفال شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر حسام ابوصفیہ نے کہا کہ ہم نے اسرائیل کے الٹی میٹم کے باوجود دوا خانہ خالی نہیں کیا۔ آئی سی یو میں 7 نومولود بچے وینٹی لیٹرس پر ہیں۔ ہم یہاں سے نقل مقامی نہیں کرسکتے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو بچے اور دیگر مریض مرجائیں گے۔ مریضوں کے آنے کا سلسلہ جاری ہے۔ غزہ سٹی کے سب سے بڑے دواخانہ شفا ہاسپٹل نے کہا کہ وہ 100 نعشوں کی اجتماعی تدفین کرے گا، کیوں کہ اس کے مردہ گھر میں نعشوں کی تعداد کافی بڑھ گئی ہے اور رشتہ دار اپنے عزیزوں کو دفنانے کے موقف میں نہیں ہیں۔

امریکی صدر کا نتن یاہو اور محمود عباس کو فون

واشنگٹن: 15 اکتوبر: غزہ میں بڑھتی کشیدگی کے درمیان امریکی صدر جو بائیڈن نے ہفتہ کے دن اسرائیلی وزیر اعظم بنیامن نتن یاہو اور صدر فلسطینی اتھاریٹی محمود عباس سے فون پر بات چیت کی، جب کہ امریکہ اپنا ایک بحری جنگی جہاز مشرقی بحیرہ روم بھیج رہا ہے۔ محمود عباس کو فون میں جو بائیڈن نے حماس کے حملہ کی مذمت کی اور کہا کہ حماس، فلسطینی عوام کے وقار اور خودارادیت کے حق کی حامی نہیں ہے۔ جو بائیڈن نے نتن یاہو کو فون میں امریکی فوجی امداد کی جانکاری دی۔ انھوں نے پھر خبردار کیا کہ جو کوئی جنگ کو بڑھاوا دے گا اس سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ صدر محمود عباس نے جو بائیڈن کو بتایا کہ وہ فلسطینیوں، خاص طور پر غزہ کے شہریوں کو درکار فوری انسانی امداد کے لیے کیا کررہے ہیں۔ امریکی صدر نے محمود عباس اور فلسطینی اتھاریٹی کو تیقن دیا کہ امریکہ، ان کی جاریہ کوششوں میں پورا تعاون کرے گا۔ امریکی صدر نے انہیں بتایا کہ امریکہ اقوام متحدہ، مصر، اردن، اسرائیل اور دیگر کے ساتھ مل کر کام کررہا ہے، تاکہ غزہ میں شہریوں کو انسانی امداد پہنچے۔ اسی دوران امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے ہفتہ کے دن اپنے چینی ہم منصب وانگ ای سے فون پر بات کی۔ انھوں نے خطہ میں استحکام کی برقراری کی اہمیت پر زور دیا۔ امریکی وزیر خارجہ فی الحال مشرقی وسطی میں ہیں۔ انھوں نے ہفتہ کے دن ریاض میں سعودی وزیر خارجہ فیصل بن فرحان سے ملاقات کی۔ بعدازاں انھوں نے ابوظبی میں متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زید النہیان سے بھی ملاقات کی اور اسرائیل پر حماس کے حملوں پر تبادلۂ خیال کیا۔ امریکی وزیر دفاع لائڈ آسٹن نے ہفتہ کے دن ہدایت دی کہ امریکی بحری جنگی جہاز مشرقی بحیرۂ روم کی طرف کوچ کرے۔

مختار انصاری اور بیٹے عباس انصاری پر ای ڈی کی کارروائی

41.73 لاکھ روپے کے اثاثے ضبط

نئی دہلی: 15 اکتوبر: انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے ہفتے کے روز کہا کہ اس نے منی لانڈرنگ کی تحقیقات کے سلسلے میں مختار انصاری اور ان کے بیٹے عباس انصاری کے 43.73 لاکھ روپے کے اثاثے ضبط کرلیے ہیں۔ ای ڈی نے ایک بیان میں کہا کہ اس نے عباس کے اثاثے ضبط کرلئے ہیں، جس میں اراضی نمبر 604، موضع راجدیہ پور دیہات، تحصیل صدر، غازی پور میں واقع 1538 مربع فٹ زمین اور اس پر تعمیر کی گئی تجارتی عمارت، اراضی نمبر 169، موضع جہانگیر آباد، پرگنہ اور تحصیل صدر، ضلع مؤ میں واقع 6020 مربع فٹ اراضی شامل ہے۔ ای ڈی نے الزام لگایا کہ عباس نے یہ اثاثے 23.6 کروڑ روپے کے سرکاری نرخ کے مقابلے 94.71 لاکھ روپے کی کم قیمت پر حاصل کئے تھے۔ ای ڈی نے یہ بھی کہا کہ اس نے منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ (پی ایم ایل اے) 2002 کی دفعات کے تحت مختار کے بینک اکاؤنٹ میں بقایہ کے طور پر 5.1 لاکھ روپے ضبط کیے ہیں۔ ای ڈی کا معاملہ اتر پردیش پولیس کی جانب سے مختار اور اس کے ساتھیوں کے خلاف درج متعدد ایف آئی آر پر مبنی ہے۔ ای ڈی نے کہا کہ مختار اور اس کے خاندان کے افراد نے سرکاری زمین پر قبضہ کیا اور اس پر گودام بنایا۔ ای ڈی نے کہا، "گودام کو فوڈ کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ نے کرایہ پر لیا تھا اور کرایہ مختار کے خاندان کے افراد کو ادا کیا گیا تھا۔"

ممبئی۔ ناگپور ایکسپریس وے پر 2 حادثے، 15 افراد ہلاک

چھترپتی سمبھاجی نگر: 15 اکتوبر: ممبئی۔ ناگپور سمردھی ایکسپریس وے پر اتوار کے دن 2 علیحدہ سڑک حادثات میں کم ازکم 15 افراد ہلاک اور دیگر 23 زخمی ہوگئے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے مہلوکین کے ورثاء کو فی کس 2 لاکھ روپئے اور زخمیوں کو 50 ہزار روپئے دینے کا اعلان کیا، جب کہ چیف منسٹر مہاراشٹرا ایکناتھ شنڈے نے مہلوکین کے ورثاء کو فی کس 5 لاکھ روپئے معاوضہ دینے اور تمام زخمیوں کا مفت علاج کرانے کا اعلان کیا۔ ایک عہدیدار نے بتایا کہ پہلا حادثہ کل رات 1:15 بجے اس وقت پیش آیا جب ایک منی بس بلڈھانہ سے براہ چھترپتی سمبھاجی نگر (اورنگ آباد) ناسک جارہی تھی۔ وہ کچھ دیر کے لیے ہائی وے کے کنارے رکی ہوئی تھی کہ اچانک ایک ٹرک نے پیچھے سے اسے ٹکر دے دی۔ کم ازکم 12 مسافرین ہلاک اور 23 دیگر زخمی ہوگئے۔ منی بس میں سوار افراد بلڈھانہ کی مشہور درگاہ سیلانی بابا کی زیارت کے بعد اندرا نگر ناسک واپس ہورہے تھے۔ زخمیوں کو چھترپتی سمبھاجی نگر کے دواخانوں میں شریک کرایا گیا۔ بعض زخمیوں کو ناسک اور چند شدید زخمیوں کو پونے بھیجا گیا۔ مہلوکین میں 2 کمسن بچے اور 8 عورتیں شامل ہیں۔ حادثہ ممبئی۔ ناگپور سمردھی ایکسپریس وے پر جمبر گاؤں ٹول بوتھ سے تھوڑی دور پیش آیا۔ یہ ایکسپریس وے حادثات کے لیے بدنام ہے۔ دوسرے حادثہ میں آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے ارکانِ خاندان کی کار ڈیوائیڈر سے ٹکراگئی۔ کار میں سوار تین افراد نے برسرموقع دم توڑ دیا۔ چھترپتی سمبھاجی نگر کے مجلسی رکن پارلیمنٹ سید امتیاز جلیل نے بتایا کہ مہلوکین پارٹی کے ریاستی جنرل سکریٹری سید معین کے ارکان خاندان تھے۔ بعض اطلاعات کے بموجب منی بس کو ہائی پٹرول یا لوکل آر ٹی او نے روکا تھا۔ پیچھے سے ایک ٹرک نے اسے ٹکر دے دی۔ عہدیداروں کا کہنا ہے کہ وہ اس پہلو کی تحقیقات کریں گے۔ شیوسینا یو بی ٹی قائد اپوزیشن امبا داس دانوے اور رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے سمردھی ایکسپریس وے پر آئے دن کے ہلاکت خیز حادثات پر ریاستی حکومت کو نشانۂ تنقید بنایا۔ انھوں نے کہا کہ ریاستی حکومت اس کے لیے ذمہ دار ہے۔ یہ حادثہ نہیں قتل ہے۔ دانوے نے مقام حادثہ کا دورہ کیا اور دواخانوں میں زخمیوں کی عیادت کی۔ انھوں نے کہا کہ سمردھی ایکسپریس وے کا عجلت میں افتتاح کیا گیا۔ اس پر سہولتیں فراہم نہیں کی گئیں۔ متعلقہ وزیر کو اس کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے اور اسے فوری برطرف کردینا چاہیے۔ حادثہ پر کانگریس، این سی پی، مجلس اور دیگر جماعتوں نے سخت تنقید کی۔

اور جب پرینکا گاندھی جذبات سے مغلوب ہوگئیں

چینائی: 15 اکتوبر: کانگریس جنرل سکریٹری اور سابق صدر اے آئی سی سی سونیا گاندھی کی لڑکی پرینکا گاندھی جذباتی ہوگئیں۔ انھوں نے 30 سال قبل ایک تاریک رات کو ٹاملناڈو کے حق میں پہلے دورہ کا ذکر کیا۔ اس وقت وہ 19 سال کی تھیں اور اپنے والد سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کی باقیات لینے کے لیے آئی تھیں، جنھیں چینائی سے تقریباً 40 کیلومیٹر دور سری پیرمبدور میں انتخابی ریالی کے دوران 31 مئی 1991ء کو ہلاک کردیا گیا تھا۔ چینائی میں ہفتہ کی رات ڈی ایم کے کی ویمنس رائٹس کانفرنس سے خطاب میں پرینکا گاندھی جذباتی ہوگئیں۔ انھوں نے یاددہانی کرائی کہ وہ 30 سال قبل یہاں اپنے والد کی نعش لینے کے لیے آئی تھیں۔ انھوں نے جذبات سے مغلوب آواز میں کہا کہ تقریباً 32 سال قبل میری زندگی کی تاریک رات میں، میں نے اپنے والد کی باقیات لے جانے کے لیے ٹاملناڈو کی اس سرزمین پر قدم رکھا تھا۔ میں اس وقت 19 برس کی تھی اور میری ماں میری موجودہ عمر سے اس وقت صرف چند سال بڑی تھیں۔ طیارہ کا دروازہ جیسے ہی کھلا رات نے ہمیں اپنی لپیٹ میں لے لیا، لیکن میں خوفزدہ نہیں تھی، کیوں کہ جس بدترین چیز کا میں نے تصور کیا تھا وہ پہلے ہی ہوچکی تھی۔ چند گھنٹے قبل میرے باپ کو ہلاک کیا جاچکا تھا۔ میں اس رات اپنی ماں کے قریب گئی تھی۔ میں جانتی تھی کہ میں ان سے جو الفاظ ادا کروں گی ان سے ان کا دل ٹوٹ جائے گا، لیکن میں نے ان سے بات کی۔ میں نے دیکھا تھا کہ ان کی آنکھوں سے خوشیاں ہمیشہ کے لیے جاچکی تھیں۔ ہم طیارہ کی سیڑھیوں سے مینم باکم ایرپورٹ ٹرمنل کے ٹارمیک پر اترے۔ ہم پر سکتہ طاری تھا اور ہم اکیلے تھے۔ نیلی ساڑیوں میں ملبوس عورتوں کی بھیڑ نے ہمیں گھیر لیا۔ ایئرپورٹ پر کام کرنے والی ان عورتوں نے میری ماں کے ہاتھ تھام لیے اور زاروقطار رونے لگیں۔ ایسا لگا جیسے یہ ساری میری مائیں تھیں اور انھوں نے اپنے چہیتے کو کھودیا۔

بی آر ایس کے انتخابی منشور میں اعلان

چار سو روپے میں گیس سلنڈر، ہر راشن کارڈ پر 5 لاکھ تک بیمہ

نرمل: 15 اکتوبر: تلنگانہ کی حکمراں جماعت بی آر ایس نے انتخابی منشور جاری کردیا۔ اس میں کے سی آر بیمہ لائف انشورنس اسکیم کا اعلان کیا گیا ہے جس میں ہر راشن کارڈ رکھنے والے کے لئے 5 لاکھ روپے تک لائف انشورنس کی سہولت ہوگی۔ تلنگانہ کے 93 لاکھ خاندانوں کو اس سے فائدہ ہوگا۔ دلت بندھو بیمہ کے خطوط پر اس اسکیم پر موثر عمل کے لئے ریاستی حکومت ایل آئی سی کو مکمل پریمیم کی رقم ادا کرے گی۔ راشن کارڈ رکھنے والوں کے لئے ایک اور بڑی اسکیم تلنگانہ اناپورنا کا اعلان کیا گیا ہے جس کے ذریعہ 93 لاکھ خاندانوں کے لئے باریک چاول کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ بی آر ایس نے دلت بندھو اسکیم کی سالانہ رقم 10 ہزار روپے میں اضافہ کرتے ہوئے ہر سال 16 ہزار روپے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران یہ رقم 12 ہزار روپے ہوگی اور ہر سال اس میں 16 ہزار روپے تک اضافہ ہوگا۔ آسرا وظائف کی رقم 2016 روپے میں مرحلہ وار طور پر اضافہ کرتے ہوئے اسے 5 ہزار روپے کیا جائے گا۔ معذورین کے وظیفے 4,016 روپے کو بڑھا کر 6,000 روپے کیا جائے گا۔ مرحلہ وار انداز میں یہ اضافہ ہوگا۔ ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں مرکز کے اضافہ کے پیش نظر بی آر ایس نے غریب خواتین اور اکریڈیشن رکھنے والے صحافیوں کے لئے 400 روپے میں سلنڈر فراہم کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ سوبھاگیہ لکشمی اسکیم کے تحت ماہانہ اعزازیہ تین ہزار روپے دیا جائے گا۔ آروگیہ شری اسکیم کے تحت علاج کے لئے رقم کی حد 15 لاکھ روپے کردی جائے گی جو پہلے 10 لاکھ روپے تھی۔ وزیر اعلی نے مسلسل تیسری میعاد کے لئے برسراقتدار آنے پر تمام کے لئے امکنہ کے وعدے کی یاددہانی کروائی۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری ملازمین کے لئے قدیم وظیفہ کی اسکیم کے امکانات کا جائزہ لینے کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائی جائے گی۔

بی جے پی حکومت میں ریاست کا نظم ونسق خستہ: اکھلیش

لکھنو: 15 اکتوبر: سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر وسابق وزیر اعلی اکھلیش یادو نے اتوار کو ریاست کی بی جے پی حکومت پر تلخ تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس حکومت میں ریاست کا نظم ونسق خستہ ہے۔ خواتین و بچیوں کے ساتھ مجرمانہ واقعات تھمنے کا نام نہیں لے رہے ہیں۔ تمام اعداد میں اترپردیش خواتین کے خلاف مجرمانہ معاملوں میں سب سے اوپر ہے لیکن حکومت زمینی سچائی نا جاننے اور نا ماننے کو تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلی جھوٹے اعداد سے اپنی پیٹھ تھپتھپا رہے ہیں۔ ہر دن ریاست میں خواتین اور بچیوں کے ساتھ عصمت دری، قتل اور اجتماعی عصمت دری کے واقعات پیش آرہے ہیں۔ مین پوری میں اسکوٹی سے جارہی خاتون پر چاقو سے حملہ ہوا۔ بی جے پی حکومت ریاست میں جرائم کو روک پانے میں ناکام ہے۔

افغانستان کی انگلینڈ کے خلاف حیرت انگیز کامیابی

نئی دہلی: 10 اکتوبر: سلامی بلے باز رحمت اللہ گرباز کی نصف سنچری کے بعد مجیب الرحمن، محمد نبی اور راشد خان کی شاندار بولنگ کی مدد سے افغانستان نے ورلڈکپ کے ایک میاچ میں دفاعی چمپئن انگلینڈ کو 69 رن کے بڑے فرق سے شکست دے دی۔ انگلش ٹیم کو جیت کیلئے 285 رن کی ضرورت تھی تاہم پوری ٹیم 215 رن بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ انگلینڈ کیلئے ہیری بروک نے سب سے زیادہ 66 رن بنائے جبکہ دیگر کھلاڑیوں میں ڈیویڈ ملن 32 اور عادل رشدے 20 ہی قابل ذکر اسکور کرپائے۔ افغانستان کی جانب سے مجیب الرحمن اور راشد خان نے 2,2 جبکہ محمد نبی نے 2 وکٹ حاصل کئے۔

اسرائیل حق مدافعت سے تجاوز کررہا ہے: چین

بیجنگ: 10 اکتوبر: چین کے وزیر خارجہ وانگ یی نے کہا کہ اسرائیل اپنے حق مدافعت سے تجاوز کررہا ہے اور اسے غزہ کے عوام کو اجتماعی سزاء دینے کا سلسلہ روک دینا چاہئے۔ چینی وزیر خارجہ نے اسرائیل۔ فلسطین تنازعہ کے دوران کل سعودی عرب کے وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان سے فون پر بات چیت کی تھی۔ وزارت خارجہ کے بیان میں کہا گیا ہیکہ اسرائیل کی کارروائیاں اپنے حق مدافعت سے تجاوز کرگئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ سکریٹری جنرل اور بین الاقوامی گوشوں سے فوجی کارروائی کو روکنے کے جو مطالبات کئے جارہے ہیں ان پر اسرائیل کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر خارجہ چین نے کہا کہ اسرائیل غزہ کے تمام فلسطینیوں کو اجتماعی سزا دے رہا ہے جسے روکا جانا چاہئے۔ سعودی وزیر خارجہ کے ساتھ بات چیت میں وزیر خارجہ چین کا کہنا تھا کہ کسی بھی فریق کو ٹکراؤ اور تصادم کو وسعت دینے سے گریز کرنا چاہئے۔ چین کے ایک بیان پر امریکہ کے ہواری کچھ مغربی ممالک میں تنقید بھی کی ہے۔ چین نے اج یہ بھی اعلان کیا کہ مشرق وسطی کیلئے اس کے خصوصی نمائندے ژئی زون آئندہ ہفتہ مشرق وسطی کا دورہ کررہی ہے تاکہ اسرائیل۔ حماس تصادم کو روکا جاسکے اور پرامن بات چیت کو یقینی بنایا جاسکے۔

روزنامہ ورق تازہ
2
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
16 OCT 2023

فلسطینی جیالوں نے دجالی طاقتوں کا غرور خاک میں ملادیا!

ازقلم: احساس نایاب شیموگہ کرناٹک

اپنی گود میں پالے ہیں پیغمبر اس نے
مومن پر واجب ہے اقصی کا تحفظ کرنا

پیغمبروں کی سرزمین فلسطین اور اس کی مقدس آغوش میں پرورش پانے والے مجاہدین اسلام کو ہزاروں سلام، سلام اُن ماؤں کو جنہوں نے ایسے جیالوں کو جنم دیا، سلام ہے فلسطین کی اُن بہنوں، بچوں اور بزرگوں کی جراءت اُن کے جذبہ ایمانی پر، سلام ہے اُن کے حوصلہ واستقامت پر جنہوں نے ہر حال میں طاغوتی طاقتوں کے آگے جھکنے سے انکار کیا۔۔۔اور الحمدللہ آج فلسطینی جیالوں کے قافلے شہادت کی تمنا لئے سوپر پاور کہلانے والی دجالی طاقتوں پر حملہ کرچکی ہیں۔آج حماس کی جنگ عالم اسلام کی جنگ ہے، اسلامی غیرت و حمیت کی جنگ ہے۔۔۔اور آج خود کو مسلمان کہنے والا ہر شخص اس جنگ سے صاف طور پہ جُڑا ہے کیونکہ نبیوں کی اس مقدس سرزمین فلسطین پر ستر سالوں سے برٹین اور امریکہ کی ناجائز اولاد، دجالی پیروکار، دنیا کی رذیل قوم اسرائیل کا قبضہ ہے۔۔۔اسرائیل کے خلاف فلسطین کی یہ جنگ آج سے نہیں بلکہ ستر سالوں سے جاری ہے اور فلسطینی بچوں سے لے کر نوجوان مرد و خواتین حتی کے بزرگ بھی اس جنگ میں مجاہدین کا کردار ادا کررہے ہیں اور اب تک ہزاروں مسلمان شہید ہوچکے ہیں۔اور اس بار حماس کے جیالوں کی جانب سے آمنے سامنے کی جنگ کا آغاز ہوچکا ہے۔۔کہا جارہا ہے کہ یہ فلسطین کی بقا کی آخری جنگ ہوگی، جنگ کے تعلق سے مزید بات کریں اس سے پہلے ضروری ہے کہ ہم فلسطین کی تاریخ جانیں، کیونکہ تاریخ سے ناواقف گودی میڈیا اور خود بھارت کے نااہل فرقہ پرست پرائم منسٹر مودی فلسطینی حریت پسندوں کو دہشتگرد کہہ کر دنیا کی بدترین قوم کو مظلوم بتانے کی کوشش کررہے ہیں۔۔۔اور فلسطینی سپوتوں کو بدنام کرنے کے خاطر حماس کو دہشتگرد بتا کر ان کے تعلق سے سوشل میڈیا پر جھوٹی وفیک خبروں کا جیسے سیلاب اُمڈ چکا ہے۔۔ فلسطین کو تاریخ میں یہ مقام حاصل ہے کہ دنیا کی تاریخ میں آباد ہونے والا سب سے پہلا شہر جو آج Ariha کے نام سے معروف ہے۔۔یہ شہر آٹھ ہزار قبل مسیح میں آباد ہوا۔۔یہود جو کتاب الٰہی میں تحریف کے مجرم ہیں تاریخ میں تحریف ان کے لئے مشکل نہیں چناچہ وہ فلسطین میں اپنے غاصبانہ تسلط کو جائز قرار دینے کے لئے یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ سرزمین فلسطین پر تاریخ انسانیت میں سب سے پہلے آباد ہوئے۔۔حالانکہ ان کا یہ دعوی آثار و تاریخی ثبوتوں سے غلط ثابت ہوتا ہے۔کیونکہ آسمانی کتاب توریت میں فلسطین کو ارض کنعان کہا گیا ہے۔تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے کنعانی قبیلے یہیں آباد ہوئے اور یہ لوگ عرب تھے اور جزیرے عرب سے ہجرت کرکے یہاں پہنچے تھے ویسے تو اُس وقت یہ لوگ بت پرست تھے لیکن ان سے یہ حقیقت تو واضح ہوتی ہے کہ یہودیوں کا دعوی غلط ہے۔۔کیونکہ یہ عرب لوگ یہاں یہودیوں کے پہنچنے سے بارہ سو سال پہلے پہنچ چکے تھے اور کنانیوں نے فلسطین میں دو سو شہروں کو آباد بھی کیا۔اسی طرح کنانی قبیلے کی ایک شاخ فانیقی قبیلہ بھی یہاں پہنچا اور اُس کے بعد عارمی قبیلہ بھی فلسطین پہنچا یہ بھی عربی قبیلہ ہے۔اسی طرح مختلف مقامات سے ہجرت کرتے ہوئے مختلف قبیلے فلسطین پہنچے جو کہ سارے عرب تھے۔۔۔

حضرت یعقوب علیہ السلام: حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یحیی علیہ السلام، حضرت موسی علیہ السلام، حضرت عیسی علیہ السلام اور بہت سے دوسرے پیغمبر اسی سرزمین میں پیدا ہوئے یا باہر سے آکر یہاں آباد ہوئے۔اسی مناسبت سے یہ خطہ زمین پیغمبروں کی پاک مقدس سرزمین کہلاتی ہے۔۔اور اس کی حفاظت دنیا کے ہر مسلمان پہ لازم ہے۔۔بہرحال: ان علاقون مین عبرانی قومیت کے لوگوں کی آمد کے نشان ولادت مسیح سے لگ بھگ گیارہ سو سال پہلے ملتا ہے۔حضرت شمویل علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے بنی اسرائیل کے پہلے بادشاہ تھے انہوں نے کافی عرصہ حکومت کی اور جب آپ بوڑھے ہوگئے تو انہوں نے اللہ سبحان تعالی کے حکم سے حضرت طالوت علیہ السلام کو بادشاہ مقرر کیا۔اس واقعہ کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔۔۔۔اسی سرزمین پر حضرات داؤد علیہ السلام نے تینتیس سال حکمرانی کی اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام نے نوسو پینسٹھ قبل مسیح میں حکومت سنبھالی جو انتالیس سال تک قائم رہی۔۔۔پانچ سو اٹھانوے قبل مسیح میں بابل کا ظالم بادشاہ بخت نصر نے حملہ کرکے یوروشلم سمیت تمام علاقوں کو فتح کرلیا اور شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی، اور بادشاہ سمیت ہزاروں شہریوں کو گرفتار کرکے بابل میں قید کردیا۔اس کے بعد ایران کے بادشاہ خسرو نے بابل کو فتح کیا اور قیدیوں کو آزاد کرکے لوٹا ہوا مال واپس یوروشلم بھیج دیا۔۔تین سو بتیس قبل مسیح میں یوروشلم پر سکندر آعظم نے قبضہ کرلیا۔ایک سو اڑسٹھ قبل مسیح میں یہاں ایک یہودی بادشاہت کا قیام عمل میں آیا لیکن اگلے صدی کے روما کی سلطنت نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا۔۔ایک سو پینتیس قبل مسیح اور ستر قبل مسیح میں یہودی بغاوتوں کو کچل دیا گیا اور اُسی زمانہ میں اُس خطہ کا نام فلسطین پڑ گیا پھر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں فلسطین اسلامی سلطنت میں داخل ہوا اور اسلامی سلطنت کا ایک صوبہ ہوگیا اُس کے بعد سے ہمیشہ فلسطین پر مسلمانوں کی حکومت رہی ایک ہزار پچانوے عیسوی سے بارہ سو اکانوے ایسوی تک عرض فلسطین بالخصوص بیت المقدس پر عیسائی قبضہ بحال کرنے کے لئے یورپ کے عیسائیوں نے کئی جنگیں لڑیں، یہ جنگیں فلسطین اور شام کی حدود میں صلیب کے نام پہ لڑی گئی۔۔صلیبی جنگوں کا یہ سلسلہ طویل عرصہ تک جاری رہا اور اس دوران مزید نو بڑی جنگیں لڑی گئیں جس میں لاکھوں انسان قتل ہوئے۔۔دولت عباسیہ کے خاتمہ کے بعد عالم اسلام کو ایک مرکز پر جمع کرنے والی سلجوقی سلطنت کے زوال کے بعد امت مسلمہ میں جس سیاسی انتشار کا اغاز ہوا اُس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عیسائیوں کے دلوں میں بیت المقدس پر قبضہ کرنے کا خیال پیدا ہوا اور اُس کے خاطر اہلیان یورپ نے مسلمانوں پر صلیبی جنگیں مسلط کی تھیں، جو کم و بیش دو سو سال تک مسلمانوں پر مسلط رہی اُن جنگوں میں تنگ نظری، تعصب بداخلاقی وسفاکیت کا جو مظاہرہ کیا وہ عیسائیوں کی تاریخ میں آج بھی بدنما داغ ہے۔۔انہیں جنگوں کے نیتجے میں بیت المقدس پر طاغوتی طاقتوں نے قبضہ کرلیا۔۔۔لیکن اللہ کو شاید یہ منظور نہیں تھا اللہ سبحان تعالی نے بیت المقدس کی فتح کے لئے سلطان صلاحدین ایوبی جیسے عظیم جانباز کو سن گیارہ سو اڑتیس ایسوی میں پیدا کردیا جو شروع میں نورو الدین زنگی کے فوجی افسر کی حیثیت سے متعارف ہوئے لیکن نورالدین زندگی کے انتقال کے بعد مسلمانوں کے عظیم حاکم بنے اور اپنی بہادری فیاضی اور حسن سلوک سخاوت کے باعث مسلمانوں کے ساتھ ساتھ عیسائیوں میں بھی مقبول ہوئے۔۔۔۔آپ کی بڑی خواہش تھی کہ بیت المقدس کو فتح کیا جائے یہ وہ دور تھا جس میں عیسائی طاقتیں مسلمانوں کو نست و نابود کرنے کے درپہ تھیں۔۔۔صلاحدین ایوبی نے عیسائیوں کے ناپاک عزائم کو ناکام کیا اور ان کی روک تھام کے لئے ان کا پیچھا کیا اور فوراً عیسائی کمانڈر رینالڈ کا پیچھا کرتے ہوئے مقام ہتین میں اُسے پالیا۔۔۔سلطان نے یہیں دشمن کے لشکر پر ایک ایسا آتش گیر مادہ دلوایا جس سے زمین پر آگ بھڑک اٹھی چناچہ اُس آتشی ماحول میں ہتین کے مقام پر تاریخ کی خوفناک ترین جنگ کا آغاز ہوا۔سن گیارہ سو ستاسی عیسوی کی اُس جنگ کے نتیجہ میں تیس ہزار عیسائی ہلاک ہوئے اور اتنے ہی گرفتار کرلئے گئے۔رینالڈ گرفتار ہوا اور سلطان نے اپنے ہاتھوں اُس کا سرقلم کردیا اُس جنگ کے بعد اسلامی افواج عیسائی علاقوں پر چھا گئی اُس کے بعد صلاحدین ایوبی نے بیت المقدس کو فتح کرنے کے لئے اُس کی طرف رخ کیا۔۔۔ایک ہفتے تک خون ریز جنگ کے بعد عیسائیوں نے ہتھیار ڈال دئے اور رحم کی درخواست کی بالاآخر پورے ایکانوے سال بعد گیارہ سو ستاسی عیسوی میں بیت المقدس دوبارہ سے مسلمانوں کے قبضے میں آگیا اور تمام فلسطین سے مسیح حکومت کا مکمل خاتمہ ہوگیا۔تاریخ گواہ ہے اُس وقت صلاحدین ایوبی نے اعلی اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کیا اور دشمن سے انتقام لینے کے بجائے انہیں معاف کردیا۔۔۔۔۔۔

پھر سلطان صلاحدین ایوبی عظیم فاتح کی حیثیت سے بیت المقدس مین داخل ہوئے انہوں نے فدیہ لے کر عیسائیوں کو امان دیا اور جو غریب عیسائی فدیہ نہیں دے سکتے تھے ان کے بھائی ملک عادل نے ان کی جانب سے فدیہ ادا کرکے انہیں امان دیا۔اُس کے بعد مسلسل سات سو اکسٹھ سال مسلمانوں کی حکومت رہی۔لیکن خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد انیس سو سترہ عیسوی مین برطانیہ نے اُس پر قبضہ کرلیا۔جب کے سترویں صدی میں نازی جرمنی کے یہودیوں پر مظالم کی وجہ سے فلسطین کی جانب یہودیوں کی نقل مکانی شروع ہوچکی تھی اور بعد میں اُس میں مزید اضافہ ہوا۔سن اٹھارہ سو چھیانوے عیسوی میں ایک یہودی صحافی نے ایک کتاب لکھی جس میں اُس نے یہودیوں کے لئے ایک مستقل ریاست کی تشکیل کی دعوت دی اور اُس کے لئے اُس نے دو مقام فلسطین یا ارجنٹینا کی جانب اشارہ کیا کہ اُن دونوں میں سے کسی ایک کو یہودی ریاست بنا کر یہودی یہاں پر جمع ہوجائیں۔پھر کیا تھا اُس مقصد کی تکمیل کے لئے یہودیوں کی کانفرنسیں ہوئیں اور فنڈس جمع کئے گئے اور عملاً فلسطین کو یہودی ریاست بنانے کی خاطر اُس کی جانب بڑے پیمانے پر یہودیوں نے ہجرت شروع کردی۔اور سن انو یس سو عیسوی میں فلسطین میں یہودیوں کی آبادی پانچ فیصد ہوگئی۔جبکہ مسلمان چھیاسی فیصد تھے اور مسیحوں کی تعداد چودہ فیصد تھی۔یہودیوں کی بڑی تعداد کی نقل مکانی کی وجہ سے عربوں میں غصے کی لہر دوڑ پڑی اور سن انیس سو بیس، اکیس، انتیس اور چھتیس ایسوی مین عربوں کی طرف سے یہودیوں کی نقل مکانی اور اس علاقے میں آمد کے خلاف پرتشدد مظاہرے ہوئے لیکن یہ سلسلہ جاری رہا۔یہودیوں کی بڑی تعداد میں نقل مکانی کے باوجود انیس سو تینتیس عیسوی تک فلسطین کی زمین میں سے صرف تین فیصد زمین پر ہی یہودیوں کی ملکیت تھی اور ستانوے فیصد زمین پر عرب باشندگان کی ملکیت تھی۔وہیں دوسری طرف برطانیہ کو اس بات کا شدید خوف محسوس ہوا کہ نازی کے ہاتھوں ستائی سرکش قوم یہودی بڑی تعداد میں برطانیہ کا رخ نہ کرلیں اور پھر ان کی شرارت کی وجہ سے برطانیہ کی مسیح عوام کی زندگیاں اجیرن نہ ہوجائیں۔چنانچہ برطانیہ نے فلسطین کو یہودی ریاست کے قیام کا منصوبہ پیش کیا اور اُس کے لئے ہر ممکن مدد دینے کا یقین دلایا۔پھر اس کے بعد اسرائیل کا قیام عمل میں آیا۔سن انیس سو سینتالیس عیسوی میں اقوامی متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک معاہدے کے تحت فلسطین کو تقسیم کرکے ایک اسرائیلی ریاست قائم کرنے کا اعلان کردیا۔اور برطانیہ نے اُس علاقے سے اپنی افواج کو واپس بلالیا اور چودہ مئی انیس سو اڑتالیس کو ناجائز اسرائیل کی آزاد حکومت کے قیام کا اعلان کردیا گیا۔اقوام متحدہ نے فلسطین کو عربوں اور یہودیوں کے درمیان ظالمانہ انداز میں تقسیم کیا کہ اصل مالک اور قدیم باشندگان کو فلسطین کا پینتالیس فیصد حصہ دیا گیا جبکہ جرمنی سے نقل مکانی کرکے فلسطین پہنچے یہودیوں کو پچپن فیصد حصہ دیا گیا۔جبکہ اُس وقت فلسطین میں صرف اکتیس فیصد یہود تھے اور وہ بھی صرف سات فیصد زمین کے مالک تھے۔اُس ناانصافی کے بعد کشمکش کا سلسلہ جاری رہا۔۔اور ہر کشمکش کا انجام یہ نکلا کہ یہود نے مزید علاقوں پر قبضہ کرکے اپنی ناجائز ریاست میں انہیں شامل کرنا شروع کردیا اس دوران برطانیہ فوج کے ذریعہ عرب باشندگان پر خوفناک مظالم ڈھائے گئے۔۔اسرائیلی ریاست کے قیام کے فوراً بعد سن انیس سو اڑتالیس عیسوی میں جب برطانیہ نے اپنی فوج کو واپس بلالیا تو یہودیوں اور فلسطنیوں کے درمیان بڑی جنگ شروع ہوگئی جس کے نتیجہ میں یہود نے فلسطین کے اُٹھہتر فیصد حصہ پر جبراً قبضہ کرلیا۔پھر انیس سو اڑتالیس عیسوی ہی میں اسرائیل نے اچانک حملہ کرکے بیت المقدس کے آدھے مغربی حصہ پر بھی قبضہ کرلیا جبکہ بقیہ آدھا حصہ جس میں مسجد اقصی کا حصہ بھی تھا اردن کے قبضے میں رہا اسی طرح مغربی کنارے پر بھی اردن کا قبضہ رہا اور غزہ پر مصر کی حکومت رہی لیکن چند ہی سالوں بعد انیس سو سڑسٹھ عیسوی میں اسرائیل نے پڑوسی ممالک پر حملہ کرکے ان علاقوں پر بھی قبضہ کرلیا جسے اقوامی متحدہ نے غیر قانی قرار دیا اس لئے ان علاقوں کو مقبوضہ اراضی کہا گیا۔۔اقوامی متحدہ کی جانب سے اُن علاقوں کو غیر قانونی کہے جانے کے باوجود اسرائیل نے ان علاقوں میں یہودی بستیوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری رکھا اور اسرائیل کی دعوت پر مزید یہودی ہجرت کرکے یہاں پہنچ کر بچے کُچے عربوں کی ملکیت پر بھی قبضہ جماتے رہے۔۔ان تمام واقعات سے سرکش اسرائیل کے حوصلہ دن بہ دن اس قدر بڑھ گئے تھے کہ گزشتہ دو سال قبل اسرائیل نے غزہ پر بھی بمباری کردی اور یہاں کے بےقسور مسلمانوں جن میں بیمار بزرگ، عورتیں اور بڑی تعداد میں بچوں کو شہید کرکے مسلمانوں کی نسل کشی کی۔غزہ بھی دو ہزار پانچ تک اسرائیل کے ناجائز قبضہ میں تھا لیکن دو ہزار پانچ میں حماس اور دیگر فلسطینی گروپوں کے دباؤ میں آکر اسرائیل نے غزہ پر سے اپنا قبضہ ہٹالیا اور اپنی کالونیوں کو برخواست کرکے فلسطنیوں کے حوالے کیا گیا لیکن دوبارہ وہاں بڑے پیمانے پر جنگی جرائم کا ارتکاب کیا گیا اور وہاں کے بےقسور مسلمانوں کو شہید کیا گیا اور عمارتوں سے آباد علاقوں پر بمباری کرکے انہیں کھنڈرات بنادیا گیا۔۔اور اُس وقت امن کی دہائیاں دینے والے حقوق انسانیت کے جھوٹے علمبرداروں نے منہ میں دہی جمائے فلسطینیوں پر مظالم ہوتے دیکھ کر مزے لیتے رہے۔۔دراصل مسجد اقصی کے حوالے سے اسرائیل کی نیئت ہمیشہ سے خطرناک رہی ہے۔اسرائیل مسجد اقصی کو شہید کرکے اُس مقام پر ہیکل سلیمانی کی تعمیر کرنا چاہتا ہے کیونکہ یہودیوں کا دعوی ہے کہ یہ مسجد ہیکل سلیمانی کی جگہ تعمیر کردہ ہے اور مسجد اقصی کی مغربی دیوار ہیکل سلیمانی کی باقیات میں سے ہے جہاں دو ہزار سال سے یہودی زائرین آکر رویا کرتے تھے، اسی لئے اُسے دیوارے گریہ کہا جاتا ہے۔۔حالانکہ یہ دعوی سراسر غلط ہے اور یہودی کبھی بھی بذریعہ دلیل یہ ثابت نہیں کرپائے کہ ہیکل سلیمانی یہیں تعمیر تھا لیکن وہ اُس کی تعمیر کے درپہ ہیں اور اسی یہودی منصوبہ کو عملی جامعہ پہنانے کے لئے دنیا بھر کی دجالی قوتین ایکجا ہورہی ہیں۔۔اس سے پہلے مسجد اقصی کو مسمار کرنے کے لئے انیس اگست انیس سو انہتر عیسوی کو ایک آسٹریل یہودی نے قبلہ اول کو آگ لگادی تھی جس سے مسجد اقصی تین گھنٹے تک آگ کی لپیٹ میں رہی اور جنوبی مشرق کی جانب عین قبلہ کی طرف کا بڑا حصہ گر پڑا محراب میں موجود ممبر بھی نذر آتش ہوگیا جسے صلاحدین ایوبی نے فتح بیت المقدس کے بعد نصب کیا تھا یہ وہ ممبر تھا جس سے سلطان صلاحدین ایوبی قبلہ اول کی آزادی کے لئے لڑنے والی جنگوں میں ساتھ رکھتے تھے تاکہ فتح ہونے کے بعد اُس کو مسجد میں نصب کریں۔چنانچہ فتح کے بعد اُسے نصب کیا گیا تھا۔خیر فی الحال حماس کے جیالون کا اسرائیل پر حملہ دراصل دجالی طاقتوں پر حملہ ہے یہی وجہ ہے کہ حماس کے خلاف دشمنان اسلام ایک ساتھ چیخ اٹھے ہیں۔اور بار بار حماس کو دہشتگرد تنظیم کہا جارہا ہے۔جبکہ اسرائیل پر حملہ کرنے والی فلسطینی مذمت تحریک حماس فلسطین ہی کا حصہ ہے، یہ تنظیم 1987 میں مغربی کنارے اور غزا کی پٹی پر اسرائیلی قبضہ کے خلاف شروع ہونے والی فلسطینی مذمتی آغاز کے بعد قائم ہوئی تھی۔حماس کے دو بنیادی گروہ ہیں پہلا گروہ فلاحی ومعاشرتی اموری کی تعمیر کا حامی ہے جبکہ دوسرا اسرائیل کے خلاف مذمت کرنے والا ہے۔حماس کے منشور کے مطابق یہ گروہ اسرائیل کی تباہی کے لئے پرعزم ہے وقت کے ساتھ ساتھ حماس کے عسکری ونگ کی طاقت بڑھتی رہی اور سن 2005 کے بعد حماس نے فلسطینی سیاسی عمل مین شمولیت اختیار کرنا شروع کردی، میڈیا رپورٹ کے مطابق حماس فلسطین کی سب سے بڑی اسلامی قومیت بنیاد پرست جماعت ہے۔2006 میں حماس نے فلسطین کے قانون ساز انتخابات میں کامیاب ہوکر 2007 میں اُس وقت کے صدر محمود عباس کی فتح تحریک پر سبقت لیتے ہوئے غزہ پر اپنا سیاسی اثر ورسوخ مضبوط کیا۔حماس کے خلاف متعدد اسرائیلی آپریشن کے باوجود یہ تنظیم قائم رہی۔۔اور حماس کے ان فلسطینی جیالون نے عالم اسلام کے آگے ہر بار یہی پیغام دیا ہے۔جہاں عزت کی زندگی میسر نہ ہو وہاں باطل قوتون کے آگے اپنے حق کے خاطر ایسی شہادت کا انتخاب کیا جائے جسے دیکھ کر ارض وسما بھی رشک کرے۔آج اگر اسرائیل پر فلسطینی حماس کا حملہ غلط ہے، آج اگر حماس کے جانباز مجاہدین دہشتگرد ہیں تو ہندوستانی تاریخ میں ہندوستان کی آزادی کے خاطر انگریزوں کے خلاف لڑنے والے مجاہدین آزادی بھی غلط ہیں اور کیا وہ بھی دہشتگرد کہلائے جائیں گے؟؟؟ لیکن کیا کیا جائے گاندھی کے قاتل دہشتگرد گوڈسے کی ناپاک بزدل اولادوں کو نہ ہندوستانی تاریخ پتہ ہے نہ ہی عالم اسلام کی تاریخ سے ان کی واقفیت ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج مجاہدین اسلام کو مسلمانوں کے قاتل سنگھی دہشتگرد خود دہشتگرد کہہ رہے ہیں۔یہاں افسوس آستین میں پلنے والے اُن سانپوں کے لئے بھی ہے جنہوں نے اپنے باپ کی ملکیت میں سے باپ کی اولادوں یعنی اپنے بھائی بہنوں کو زمین کا ایک انچ ٹکڑا بھی دینا گوارہ نہیں سمجھتے، آج وہ بھی فلسطین اسرائیل معاملہ پر مصلحت کی بات کرتے ہوئے اسرائیل کے حق میں کھڑے امن کے علمبردار بن رہے ہیں اور اسلام کے خاطر شہید ہونے والوں پر دہشتگردی کا الزام لگارہے ہیں۔۔افسوس امن کے چوزے مجاہدین اسلام کا یہ پیغام بھول چکے ہیں۔۔جہاں عزت کی زندگی میسر نہ ہو وہاں شہادت کا انتخاب ضروری ہے۔۔یاد رہے یہودی قوم اللہ کی طرف سے دھتکاری ہوئی بدترین قوم ہے اس قوم نے نبیوں کے ساتھ جس طرح کے ظلم کئے وہ انسانیت کی تاریخ میں شرمناک ہیں۔اس قوم کو خوبصورتی سے لے کر دولت، شہرت، چالاکی دنیاوی ہر نعمت سے نوازہ گیا باوجود یہ قوم اللہ کی نافرمان سرکش قوم رہی اور رہتی دنیا تک یہ سرکشی سے باز نہیں آئے گی یہی وجہ ہے کہ جرمنی سے لے کر برطانیہ تک اس کے لئے زمین تنگ کردی گئی، اور جرمنی مین دور ہٹلر ان یہودیوں کے ساتھ تاریخ کا خوفناک ظلم کیا گیا ان کی نسل کشی کی گئی۔آج امریکہ و برطانیہ جس قوم کے حمایتی ہمدرد بننے کا ڈرامہ کررہے ہیں دراصل اُس یہودی قوم پر بربریت کرنے والے خود عیسائی ہیں۔۔وہیں عیسائیوں کے ہاتھوں ستائے جانے کے بعد پریشان بےسہارا، بےیارومددگار یہودیوں نے جب جب مسلمانوں کی طرف مدد کی امید سے دیکھا مسلمانوں نے ہر بار ان کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں عزت کی زندگی دی، انہین سہارا دیا۔لیکن ہر بار یہ قوم اسلام اور مسلمانوں کی بدترین دشمن ثابت ہوئی ہے۔۔

پانچ ریاستوں کے انتخابات

کانگریس اور بی جے پی کی آزمائش

پی چدمبرم
(سابق مرکزی وزیرداخلہ وفینانس)

الیکشن کمیشن آف انڈیا نے پیر 9 اکتوبر کو 5 ریاستوں کے اسمبلی انتخابات کا شیڈول جاری کردیا یعنی تواریخ کا اعلان کیا جس کے ساتھ ہی ان قیاس آرائیوں کا خاتمہ بھی ہوگیا کہ مسٹر نریندر مودی اس موقع کو ون نیشن ون الیکشن کارڈ (ONOE) کھیلنے کے لئے استعمال کرسکتے ہیں۔میں نے طویل عرصہ سے یہی کہا ہے کہ ون نیشن ون الیکشن ناقابل عمل ہے اور 2023 کے انتخابات یا 2024 کے عام انتخابات میں ممکن بھی نہیں۔جہاں تک 5 ریاستوں مدھیہ پردیش، راجستھان، چھتیس گڑھ، میزورام اور تلنگانہ کے اسمبلی انتخابات کا سوال ہے۔بعض سیاسی تجزیہ نگاروں اور سیاسی مبصرین نے ان انتخابات کو بی جے پی کے زیر قیادت قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) اور اپوزیشن اتحاد I.N.D.I.A کے درمیان طاقت کی آزمائش قرار دے رہے ہیں۔اس معاملہ میں میرا نقطہ نظر مختلف ہے اور وہ یہ ہیکہ جے ڈی یو، شیوسینا اکالی دل اور اے آئی اے ڈی ایم کے جیسی اہمیت کی حامل سیاسی جماعتوں کے نکل جانے کے بعد قدیم این ڈی اے موجود نہیں رہا۔این ڈی اے میں اور این ڈی اے کے لئے جو کچھ بچ گیا ہے وہ بھارتیہ جنتا پارٹی ہے، وکی پیڈیا کے مطابق این ڈی اے میں 34 سیاسی جماعتیں شامل ہیں لیکن اکثر لوگ ایک سے زیادہ پارٹی کا نام نہیں جانتے۔اس کا مطلب این ڈی اے کا دوسرا نام بی جے پی ہے۔دوسری طرف اپوزیشن اتحاد I.N.D.I.A ہے لیکن پانچ ریاستوں میں جہاں نومبر میں انتخابات ہونے والے ہیں کانگریس واحد پارٹی ہے جو اصل دعویدار ہے اور اس کا سب کچھ داؤ پر لگا ہوا ہے۔چھتیس گڑھ مدھیہ پردیش اور راجستھان جیسی ریاستوں میں کانگریس اور بی جے پی کے درمیان راست مقابلہ ہے جبکہ تلنگانہ میں ایک تیسرا کھلاڑی (پارٹی) بھی ہے۔حکمراں بی آر ایس کا دعویٰ ہیکہ اسے کانگریس اور بی جے پی سے مقابلہ ہے۔میزورام میں چاررخی مقابلہ ہے جس میں تین علاقائی جماعتیں اور کانگریس شامل ہیں۔بی جے پی کی زیادہ اہمیت نہیں۔حریف جماعتوں کی حکمت عملی، میرے خیال میں اسی وجہ سے 5 ریاستوں کے مجوزہ اسمبلی انتخابات بی جے پی اور کانگریس کے درمیان ایک طرح سے طاقت کی آزمائش ہے۔اس معاملہ میں آپ کو بتادیں کہ بی جے پی نے ان انتخابات میں امیدواروں کے ناموں کا اعلان کرنے میں بڑی عجلت سے کام لیا۔(یہ اور بات ہیکہ اب تک اس نے تلنگانہ اسمبلی انتخابات کے لئے اپنے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کیا) لیکن اس نے اس مرتبہ چیف منسٹر کے امیدوار کے نام کا اعلان نہیں کیا۔(ہم بات کررہے ہیں مدھیہ پردیش کی) ہر طرف صرف مودی کا چرچہ ہے ہر طرف مودی کی ریالیاں منعقد کی جارہی ہیں۔پیسہ کا بےتحاشہ استعمال ہورہا ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے۔مذکورہ ریاستوں میں وہاں کی مقامی قیادت انتخابی مہم چلائے گی اور کانگریس کی قومی قیادت ان کی ہر طرح مدد کرے گی۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ نومبر میں جن پانچ ریاستوں میں انتخابات ہونے والے ہیں گزشتہ مرتبہ وہاں سال 2018 میں انتخابات کا انعقاد عمل میں آیا تھا اور بی جے پی کو ان تمام میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔راجستھان اور چھتیس گڑھ میں آج کانگریس کا اقتدار ہے جبکہ مدھیہ پردیش میں بی جے پی نے کانگریس کے ارکان اسمبلی کو منحرف کرواتے ہوئے اقتدار پر قبضہ کیا جبکہ میزورام اور تلنگانہ میں وہاں کی مقامی یا علاقائی پارٹیاں اقتدار پر فائز ہیں۔اس لئے ان 5 ریاستوں میں یکساں حالات نہیں پائے جاتے چنانچہ ہر ریاست میں ہر سیاسی جماعت کے امکانات کا جائزہ الگ الگ لینا پڑے گا۔ویسے بھی میں کوئی پیشن گوئی کرنے کی خواہش نہیں رکھتا بلکہ مختلف رپورٹس کے ذریعہ حاصل کردہ معلومات اور تفصیلات کی بنیاد پر بڑی احتیاط کے ساتھ جائزہ لینے کی کوشش کروں گا۔سب سے پہلے چھتیس گڑھ کی بات کرتے ہیں اس ریاست کے اب تک تین چیف منسٹرس رہے۔آنجہانی اجیت جوگی (2000-2003) مسٹر رمن سنگھ (2003-2018) اور مسٹر بھوپیش باگھیل (2018 سے عہدہ چیف منسٹری پر فائز ہیں) اس ریاست میں حکومت مخالف لہر کی کوئی وجہ نہیں ہے۔چھتیس گڑھ ملک میں چاول کی پیداوار کے معاملہ میں سرفہرست ریاست بن گئی ہے اور اس ریاست کے کسان پہلے سے کہیں زیادہ خوش ہیں۔باگھیل حکومت نے کسانوں کے بشمول عوام کی بہبود کے لئے بےشمار اسکیمات پر عمل آوری کی اور قبائلی فخر میں اضافہ کیا۔اقتدار قبائیلیوں اور او بی سیز کو منتقل ہوگا لیکن عام طور پر یہ تصور پایا جاتا ہے کہ کانگریس اقتدار پر واپسی ہوگی۔نجی محفلوں میں بھی بی جے پی قائدین اس پیش قیاسی کو چیالنج کرنے کے موقف میں نہیں ہیں۔

مدھیہ پردیش: اس ریاست میں مسٹر کمل ناتھ لوگوں کے ذہنوں میں وہ یادیں تازہ رکھنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑیں گے کہ کس طرح بی جے پی کے انحراف کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کیا اور نہ ہی عوام 2020 کی غداری کو بھلا پائیں گے (ایسا محسوس ہوتا ہے) مسٹر شیوراج سنگھ چوہان ایک کہنہ مشق سیاستداں ہیں لیکن اب بہت تھک چکے ہیں۔بی جے پی نے کسی طرح سے یہ اشارہ دے چکی ہے کہ اب شیوراج سنگھ چوہان پر اس کا اعتماد یا بھروسہ نہیں رہا نتیجہ میں بی جے پی نے عہدہ چیف منسٹری پر فائز ہونے کی آگ کئی دلوں میں روشن کردی جن میں کچھ مرکزی وزراء بھی شامل ہیں۔بی جے پی مدھیہ پردیش میں ڈسمبر 2003 سے اقتدار میں ہے۔سوائے 15 ماہ کے مختصر وقفہ کے۔اس ریاست میں تبدیلی کے واضح اشارے مل رہے ہیں۔

راجستھان: یہ ایسی ریاست ہے جہاں 1990 سے کوئی بھی سیاسی پارٹی مسلسل دوسری مرتبہ حکومت نہیں بناسکی۔ایسا لگتا ہے کہ کانگریس نے مسٹر اشوک گیہلوٹ کی قیادت میں خود کو متحد رکھا ہے جنہوں نے ریاست میں کئی ایک بہبودی اسکیمات شروع کیں اور اس پر عمل آوری بھی کروائی۔راجستھان میں بی جے پی مایوس ہے کیونکہ آج کی تاریخ تک مس وسندھرا راجے اور ان کے گروپ کو نظرانداز کرکے رکھا گیا ہے یہ ایسی ریاست ہے جہاں دیکھا ہے کہ ہونا کیا ہے۔

تلنگانہ: ۔اس ریاست میں بی جے پی کافی سرگرم ہوگئی تھی لیکن اب اصل مقابلہ حکمراں بی آر ایس اور کانگریس کے درمیان دکھائی دیتا ہے۔بی جے پی تیسرے مقام پر چلی گئی ہے۔17 ستمبر 2023 کو کانگریس ورکنگ کمیٹی اجلاس کے بعد تکوگوڑہ میں پارٹی کی ریالی کا اہتمام کیا گیا میں نے کئی برسوں بعد اس قدر بڑی ریالی دیکھی جس کے شرکاء میں کم از کم 40 فیصد نوجوان (جن کی عمریں 29-15) تھے سیاسی مبصرین، صحافی اس بات کو لے کر متفق ہیں کہ کانگریس ریاست میں بہت طاقتور ہوگئی ہے۔اس لئے اب مقابلہ بی آر ایس اور کانگریس کے درمیان ہیہ۔تلنگانہ میں کرناٹک کی طرح ایک اور حیرت انگیز کامیابی کانگریس کو حاصل ہوسکتی ہے۔

میزورام: اس ریاست میں مقابلہ علاقائی پارٹیوں کے درمیان ہے۔کانگریس کو ایک نیا لیڈر ملا ہے۔مسٹر لال سوانا کی شکل میں، بی جے پی منظر سے غائب ہے۔چیف منسٹر میزورام تھنگا اور ان کی پارٹی نے منی پور بحران کے ساتھ ساتھ کُکی قبائل کی میزورام نقل مکانی اور کُکی۔زومی فخر کا بڑی ہشیاری سے استعمال کیا ہے۔رائے دہندوں کی رائے منقسم رہے گی اور ایسا لگتا ہے کہ ایک اور مخلوط حکومت بننے والی ہے۔بہرحال یہ صرف پیش قیاسیاں ہیں اور یہ کبھی درست اور کبھی غلط ثابت ہوسکتی ہیں۔

موجودہ دور صدی کا مصائب زدہ دور

پروین کمال

موجودہ دور اس صدی کا سب سے زیادہ مصائب زدہ دور کہلایا جائے گا جس میں سانس لینے والے تمام انسان اپنی زندگیوں کو ہمیشہ خطرات کے درمیان کھڑا محسوس کررہے ہیں۔دنیا بھر کے دانشوران مل کر بھی دنیا کو ان خطرات سے بچانے میں کامیاب نہ ہوسکے۔اب ان حالات کے پیش نظر دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ طبقات جو حالات کی زد میں آکر زندگی کی ہر ضرورت سے محروم ہوچکے ہیں وہ جائیں تو آخر جائیں کہاں؟۔ان بےگھر افراد کو کوئی سہارا نہ ملنے کی وجہ سے وہ غیر قانونی تحریکات پر اُتر آئے ہیں۔گذشتہ ادوار میں احتجاجی تحریکات کے ذریعہ بہت کچھ منوایا گیا تھا لیکن حالیہ دور میں ان تمام تحریکات کو طاق نسیاں کردیا گیا ہے۔آج کا انسان اُصول کی جنگیں اور حق وانصاف کیلئے آواز بلند کرنا بھول چکا ہے۔ان محروم افراد کے ذہنوں میں ایک ہی بات گردش کررہی ہے کہ کسی طرح غیر قانونی طریقہ سے وہ سب کچھ حاصل کرلیا جائے جو وہ چاہتے ہیں، ان کی یہی سوچ دنیا کے امن وسکون کو متزلزل کررہی ہے۔ان سرگرمیوں کی وجہ سے یورپ کا ماحول بھی بہت زیادہ متاثر ہورہا ہے۔وہ ملک جو جنگ یا خانہ جنگی کی زد میں ہیں وہاں سے پناہ گزینوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ایک بار پھر شروع ہوچکا ہے۔تجزیہ نگاروں کے بموجب یورپ کا رخ کرنے والے افراد میں چند ایسے بھی ہیں جو اعلیٰ پیمانے پر زندگی گذارنے کے شوق میں چلے آتے ہیں اور جو حقیقت میں ضرورت مند ہیں ان کی دادرسی نہیں ہوتی۔امدادی کیمپوں میں ہجوم کی وجہ سے خسرہ جیسی مہلک بیماری پھیل رہی ہے۔پناہ گزینوں میں زیادہ تعداد افریقہ کے مختلف شہروں سے آنے والوں کی ہے، ان کے علاوہ یوکرینی جنگی پناہ گزین بھی ہیں نیز دیگر ممالک سے بھی یلغار ہے۔یوکرینی پناہ گزینوں کے ساتھ اس احساس کے تحت ان کے کیس کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے کہ وہ میزائیلی جنگ کا شکار ہیں اور ان کی زندگیوں کو وہاں بہت زیادہ خطرہ تھا لیکن دیگر ممالک زیادہ ہنگامی حالات سے نہیں گذر رہے ہیں اسی لئے انہیں روکنے کیلئے سخت انتظامات کئے جارہے ہیں۔اس سال پناہ گزینوں کی تعداد میں 80 فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور یہ کوئی معمولی اضافہ نہیں ہے۔یہ افراد سمندری راستہ سے یورپ کے کسی نہ کسی ملک پہنچ جاتے ہیں۔کسی ضابطہ یا کسی قانون پر وہ عمل کرنا نہیں چاہتے چاہے کتنے ہی خطرات سے گذرنا پڑے وہ یورپ تک پہنچ ہی جاتے ہیں۔سرحدوں سے تھوڑی دوری پر تار کانٹوں کی دیواریں لگائی جارہی ہیں۔ماہرین اقتصادیات کے بموجب دراصل یہ مشکلات دنیا کی آبادی میں تیزی سے اضافہ کے باعث پیدا ہورہی ہیں۔اس بات کی پیشن گوئیاں برسوں سے ہورہی ہیں کہ اگر آبادی کا گراف اسی رفتار سے بڑھتا رہا تو قحط سالی کی زد میں بہت سارے ملک آسکتے ہیں کیونکہ تحریکات کے بعد یہ نتائج سامنے آرہے ہیں کہ دنیا کی آبادی جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اتنا ہی خوراک کی پیداوار میں کمی واقع ہورہی ہے۔آبادی کے حوالے سے اگر بات کی جائے تو اس فہرست میں براعظم افریقہ کا نام سرفہرست ہوگا، وہاں کی عورتیں حسب رواج سات سے آٹھ بچے پیدا کرتی ہیں خواہ ملک میں قحط پڑ جائے یا پھر پانی کی ایک بوند بھی نہ ملے لیکن یہ وہاں کا دستور ہے اور اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے، یوں دنیا کی مجموعی آبادی میں اضافہ ہورہا ہے۔پناہ گزینوں کی بڑھتی ہوئی تعداد میں زیادہ تر افریقی باشندے ہی ہیں۔اب یہاں یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ آبادی میں طوفانی اضافہ کی وجہ سے ہی قحط سالی ہورہی ہے۔اناج کافی نہیں ہوگا تو ظاہر ہے روٹی کی قلت ہوگی جس کے باعث انہیں ترک وطن کرنا ضروری ہوجاتا ہے، اسی وجہ سے وہ جان پر کھیل کر بحیرہ روم کے راستے یوروپی یونین کے کسی بھی ملک میں پہنچ جاتے ہیں لیکن وہاں اپنا کیس درج نہیں کرواتے۔حالانکہ قانون کے مطابق انہیں پناہ کی درخواست اسی ملک میں دینی چاہیئے جہاں وہ پہلی بار اُترے ہیں۔غرض وہ وہاں نہیں ٹھہرتے بلکہ آگے کی طرف بڑھتے ہوئے سیدھے جرمنی پہنچ جاتے ہیں جس کو پورے یوپ کی اقتصادی شہ رگ مانا جاتا ہے جس کی وجہ سے جرمنی کو یوروپ میں ایک منفرد مقام ملا ہوا ہے۔یہی وہ بات ہے جو پناہ گزینوں کیلئے کشش کا باعث ہے۔یہ سچائی بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ ان پریشان حال انسانوں کیلئے جرمن قوم کے دلوں میں انتہائی نرم گوشہ ہے۔وہ ان کی ہر طرح سے مدد کرتے ہیں اور کسی طرح انہیں قیام پذیر ہونے کا موقع دیتے ہیں پناہ گزینوں کیلئے یہ ایک سنہری موقع ہے۔اب ہم جرمنی کے ماضی کی طرف نظر ڈالتے ہیں۔مکمل چھ سال تک جاری رہنے والی دوسری عالمی جنگ جو جرمنی سے شروع ہوئی تھی جس میں جرمنی کو شکست ہوئی تھی۔ان ناگزیر حالات میں جرمنی اپنے پارہ پارہ وجود کو لے کر یوں کھڑا تھا جیسے صحرا میں ایک چھوٹا سا پودا، جو ہوا کے ایک جھونکہ سے کسی وقت بھی اُکھڑ سکتا ہے۔یعنی بنیادی طور پر جرمنی مسمار ہوچکا تھا لیکن جرمنی قوم کے حوصلے بلند تھے، وہ شکست کھا کر بھی دوبارہ کھڑا ہونے کے لئے کوشاں تھا۔بلا تکان وہ آگے بڑھنے کی کوشش میں لگا رہا۔اگر چہ کہ شکست کے بعد محض اس کی طاقت توڑنے کیلئے اس کو دو حصوں میں تقسیم کردیا گیا۔مشرقی جرمنی پر سوویت یونین کا تسلط قائم ہوگیا اور وہاں کمیونسٹ نظام رائج کردیا گیا۔مغربی جرمنی، برطانیہ، فرانس اور امریکہ کے زیر اثر رہا اور وہاں جمہوریت قائم کردی گئی۔یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ دونوں جرمنی دو متضاد نظام کے تحت چلتے رہے تو کیسے؟ کتنا مشکل ہوتا ہے کمیونزم میں سانس لیں، ایسے میں برسوں جرمن قوم نے اپنے صبر اور حوصلہ کا امتحان دیا پھر ایک وقت آیا جب 45 برس بعد دونوں جرمنی متحد ہوتے ہیں، یہ ایک حیرت انگیز اتحاد تھا۔جس پر دنیا اس لئے بھی ششدر ہوگئی کہ دو متضاد نظاموں میں چلنے والے اکٹھے کیسے رہ پائیں گے۔لیکن آج 33 برس کا طویل عرصہ گذر چکا ہے وہ اس میں ایسے گھل مل گئے ہیں جیسے کبھی الگ ہوئے ہی نہیں تھے۔یہ ان کی آپسی محبت اور ہم وطنی کا جذبہ تھا کہ 45 سال کا طویل عرصہ بھی ان کے درمیان دوریاں اور اجنبیت پیدا نہ کرسکا۔خاص طور پر مغربی جرمنی کے باشندوں کے حوصلے بلند تھے کہ انہوں نے فراخدلی سے اپنی برادری کو قبول کیا۔اس کے علاوہ برباد شدہ جرمنی کو اتنی اونچائی پر لانے کا سہرا اسوقت کے سیاستدانوں اور دانشوروں کے سر جاتا ہے جو اپنی محنت اور لگن سے ملک کو اس مقام پر پہنچا ئے ہیں اور ان کی ایمانداری کا انہیں ثمر ملا ہے۔انہوں نے اپنے ذاتی مفادات کو یکسر نظرانداز کرکے ملک وقوم کی خوشحالی اور ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے سارے کام انجام دیئے۔ان کی کوشش تھی کہ کسی طرح شکست خوردہ جرمنی کو دنیا کے نقشہ پر نمایاں حیثیت حاصل ہو، منصوبہ کامیاب ہوا، اور آج جرمنی یورپ کی سب سے بڑی طاقت مانی جاتی ہے۔یہ کارنامہ لائق تقلید ہے۔

تین سو سے زائد بے قصور گرفتارشدگان ضمانت پر رہا، جمعیۃ علماء ہند کی کوشش بارآور

نئی دہلی۔ ۱۵؍اکتوبر (ای میل) ہریانہ وراجستھان کے میوات میں فساد متاثرین کی مدد کرنے والی ملک کی قدیم تنظیم جمعیۃ علماء ہند کی آئینی کوششوں سے کم وبیش تین سو سے زائد ضمانتیں منظور ہو چکی ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند کے روح رواں اور صدر مولانا سید محمود مدنی اور ان کی ٹیم کے سامنے ریلیف و باز آبادکاری کے علاوہ ایک بڑا کام ان لوگوں کو آزاد کرانا بھی ہے جن کو بے جا گرفتار کیا گیا ہے، کہا جاتا ہے کہ میوات کے گاؤں کے رہنے والے لوگ جنھوں نے آج تک عدالت کی شکل تک نہیں دیکھی ان کے خاندان کے لیے ایک بڑا کٹھن مرحلہ ہے۔ مولانا سید محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر نوح کے معروف ایڈوکیٹ طاہر حسین روپڑیا کی سربراہی میں وکلاء کی ایک ٹیم ان بے قصوروں کی ہر ممکن قانونی مدد کررہی ہے۔ اب تک جو ضمانتیں منظور ہوئی ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جن پر قتل کا مقدمہ عائد کردیا گیا لیکن عدالت نے ان مقدمات کی بنیاد کو کمزور بتاتے ہوئے اول مرحلے ہی میں ضمانت دے دی۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء ہند کی ایک ٹیم مولانا حکیم الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی نگرانی میں مسلسل کوشاں ہے، جمعیۃ علماء ہند کے سینئر آرگنائزر مولانا غیور احمد قاسمی فساد متاثرہ لوگوں سے برابر رابطے میں رہ کر ان کی ہر ممکن مدد کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں، گذشتہ دنوں ۹؍۱۰؍اکتوبر کو مذکورہ دونوں ذمہ داران کے ہمراہ مولانا شفیق احمد القاسمی مالیگانوی سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند نے بھی میوات و ہریانہ کے فساد متاثرہ مقامات کا دورہ کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے تعمیراتی، باز آبادکاری و قانونی کاموں کا جائزہ لیا، ساتھ ہی متاثرین سے ملاقات کرتے ہوئے ان کے جذبات کو بھی سنا۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود مدنی کی مسلسل ہدایات کے ذریعے مرکزی وعلاقائی ذمہ داران مستقل جدوجہد میں مصروف ہیں۔ مقامی سطح پر کام کررہے ساتھیوں نے بتایا کہ فسادات تھمنے کے بعد انتظامیہ کی جانب سے بیجا گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا جس میں کثرت سے ایسے افراد سامنے لائے گئے جن کا دور دور تک فسادات میں کوئی رول نہیں رہا اس لئے فی الفور ہم نے جمعیۃ علماء ہند کے ذمہ داران سے رابطہ کیا جس کے نتیجے میں جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی، جمعیۃ علماء ہند میں مرکزی سطح پر قانونی معاملات کے نگراں ایڈوکیٹ نیاز احمد فاروقی اور ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہریانہ، پنجاب و ہماچل پردیش مولانا یحیٰ کریمی سمیت میوات کے دیگر ذمہ داروں کے ساتھ وکلاء کی میٹنگ ہوئی جس میں متاثرہ خاندانوں کی ہر ممکن مدد کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ حالیہ فسادات کے بعد بے دریغ یکطرفہ گرفتاریوں کی ضمن میں جمعیۃ علماء ہند کی قانونی کمیٹی نے ایڈوکیٹ طاہر روپڑیا کو ذمہ داریاں سونپی اور انہوں نے بھی اپنے پیشے سے بھرپور وفاداری کی اور دن رات محنت کر اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں لگے ہوئے ہیں، یہاں دن رات کا استعمال فرضی طور پر نہیں کیا گیا بلکہ (۱۰) دس اکتوبر کی رات ساڑھے نو بجے کے قریب جب جمعیۃ علماء ہند کا وفد ان کے آفس اچانک پہنچا تو یہ اپنے آفس میں چار پانچ ساتھیوں کے ساتھ ملزمین کے کاغذات کی چھان بین اور دیگر ضروری کارروائیوں میں مصروف بہ عمل پائے گئے اس وقت تک سوا دو سو افراد کی ضمانت ہوئی تھی اور اب چار روز کے بعد یہ تعداد تین سو کے لگ بھگ ہو چکی ہے۔ ایڈوکیٹ محمد طاہر حسین روپڑیا نے دوران گفتگو بتایا کہ یہ ساری گرفتاریاں نوح میں ہوئے جھگڑے کے تناظر میں ایک خاص طبقے کو نشانہ بناتے ہوئے ہوئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے عدالت میں جج صاحب کے سامنے پوری قوت سے یہ بات پیش کی کہ پولس اپنے مقامی مخبروں کے اشاروں پر کام کررہی ہے۔ اسے ثبوت سے کوئی مطلب نہیں۔ حالانکہ سارے گرفتارشدگان غریب، محتاج اور دیہاتی ہیں۔ الحمدللہ جمعیۃ کی لیگل ٹیم کی کوششوں سے چند ہفتوں میں اتنی ضمانتوں کا ملنا خوش آئند ہے۔ جمعیۃ کے وفد نے ایڈوکیٹ طاہر روپڑیا اور جمعیۃ علماء میوات کی لیگل ٹیم کی کوششوں کی تعریف کی ہے اور مقامی لوگوں سے ملاقات کرنے کے بعد محسوس کیا کہ میوات علاقے میں جمعیۃ علماء ہند اور مولانا سید محمود مدنی کی ہمہ جہت خدمات کی ستائش کی جارہی ہے۔ وفد نے میوات کے فساد زدہ علاقے میں جمعیۃ کی طرف سے جاری ریلیف اور باز آبادکاری کے کاموں کا جائزہ لیا اس موقع پر وفد نے شاہی مسجد بارہ کھمبا سوہنا گروگرام، مسجد مولوی جمیل والی سوہنا گروگرام، جامع مسجد تاوڈو کچا بازار میوات، جامع مسجد سبزی منڈی ہوڈل، جامع مسجد عیدگاہ ہوڈل، مسجد صرافہ بازار گاندھی چوک ہوڈل، مسجد قریشیان ہوڈل، جامع مسجد رسول پور، پلول پیر والی مسجد، مسجد گیتا گنج پلول، سمیت ہوڈل اور پلول میں فساد متاثرہ خاندانوں کے درمیان جاری تعمیراتی کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے اطمینان کا اظہار کیا۔ مورخہ ۱۴؍اکتوبر سنیچر کو بعد نماز عصر فیروز پور جھرکہ میں ۹؍(نو) نئے مکانات کی کالونی اس کالونی کا نام مدنی نگر (بیاد فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد مدنی ؒ سابق صدر جمعیۃ علماء ہند) کا سنگ بنیاد، اسی طرح (نو) ۹؍اکتوبر کو بعد نماز عصر فیروز پور جھرکہ ہی میں ایک کالونی کا سنگ بنیاد رکھ کر دعا کرائی گئی اس کالونی کو میوات کے بزرگوں میں اس علاقے کے معروف بزرگ عالم دین مولانا عبدالستار سنگاروی ؒ صاحب کے نام مولانا یحیٰ کریمی کی تجویز پر منسوب کیا گیا۔ جبکہ اس سے قبل مفتی ظفیر الدین صاحب مرحوم کے نام پہلے ایک کالونی کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا ان مکانوں کی بنیاد کے موقع پر ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے حاضرین کے سامنے جمعیۃ کی طرف سے شروع سے اب تک جاری کاموں کی تفصیلات پیش کیں۔ وفد نے جائزے کے بعد جملہ جاری ریلیف و باز آبادکاری اور قانونی اقدامات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ اور صدر محترم مولانا سید محمود اسعد مدنی کی رہنمائی میں جاری تمام جدوجہد کو قابل قدر بتایا۔ اس موقع پر خصوصیت کے ساتھ جمعیۃ کے قدیم آرگنائزر مولانا غیور احمد قاسمی، میوات کے نامور عالم جناب مولانا قاری محمد اسلم قاسمی بڈیڈ، حافظ محمد اسرائیل صاحب خلیفہ مولانا عبدالرحیم بڈیڈؒ، ماسٹر محمد قاسم، پردھان رفیق احمد وغیرہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر جن متاثرین کے مکانات کا سنگ بنیاد رکھا گیا ان کے اسماء گرامی شکیل احمد۔ ساحل۔ عیسی۔ عادل۔ اسلام۔ عباس۔ راشد۔ نعمان۔ زورمل، ہیں۔ جمعیۃ کے وفد نے دوسرے مقامات پر جاری باز آبادکاری اور غریب تاجروں کے لیے کھوکھے بنائے جانے کے کاموں کا جائزہ لیا ساتھ ہی تاوڑو میں تیار کھوکھوں کا افتتاح بھی کیا، ایک دکاندار جو پیشے سے نائی ہے اس کی دکان پر ناظم عمومی صاحب نے اپنے بال درست کروا کر اسکے کاروبار کو بھی شروع کرتے ہوئے اسی وقت اسے اس کا محنتانہ ادا کیا۔ بعدہ کچا بازار کی مسجد میں نماز مغرب ادا کر کے مسجد کی مرمت کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے بعد نماز مغرب حاضرین کے درمیان مولانا حکیم الدین قاسمی نے خطاب کیا اور انہیں حوصلے و ہمت کے ساتھ رہنے کی تلقین کی اور کہا کہ ہر ایمان والوں کو آزمائش سے گذرنا ہے۔ نماز عشاء سے پہلے نلہر نوح میں متاثرین کے بن رہے مکانات کا جائزہ لیا گیا، نماز عشاء نلہر نوح میں مولانا محمد ایوب صاحب کے مدرسہ میں ادا کرتے ہوئے ریلیف کمیٹی کے ذمہ داران کے ساتھ کاموں کی پختگی و استحکام کے سلسلے میں مشورہ ہوا، پھر ایڈوکیٹ طاہر سے ملاقات کرتے ہوئے قانونی معاملات کی معلومات اور رہا ہوئے افراد کے حال احوال جاننے کی کوشش کی گئی۔ اس موقع مشورتی مجلس میں مولانا حکیم الدین قاسمی اور مولانا محمد یحیٰ کریمی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند میوات میں تین محاذوں پر کام کررہی ہے، ان میں سے ایک جن کے مکانات تباہ کردیے گئے ان کے لیے مکانات کی تعمیر کا کام، جو لوگ بے قصور مقدمات میں پھنسائے گئے ہیں ان کے لیے قانونی پیروی، اسی طرح وہ افراد جن کے دکان وکاروبار تباہ یا جلا دیے گئے ان کے لیے کھوکے اور ریہڑی کا انتظام کیا جارہا ہے ساتھ ہی ان تاجروں کے لیے مالی امداد کے فیصلے کو بھی عملی جامہ پہنانا شروع کردیا گیا ہے تاکہ وہ لوگ پورے حوصلے اور ہمت کے ساتھ دوبارہ اپنی تجارت شروع کرسکیں۔

نئی نسل میں اردو کے فروغ اور مطالعہ کا شوق پیدا کرنا وقت کا اولین تقاضہ ہے

بزم ادب تنظیم اصلاح معاشرہ کے ادبی اجلاس ومشاعرہ سے ڈاکٹر عابد معز و ڈاکٹر اسلم فاروقی کا خطاب

حیدرآباد (راست) نئی نسل میں اردو کے فروغ اور مطالعہ کا شوق پیدا کرنا وقت کا اولین تقاضہ ہے، اردو قاری میں مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کی جستجو ہونی چاہیے، محلہ کی سطح پر کتب خانے قائم کئے جانے چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر عابد معز معروف بین الاقوامی طنز و مزاح و انشائیہ نگار نے بزم ادب تنظیم اصلاح معاشرہ کی جانب سے بروز ہفتہ، رائل گیسٹ ہاوز، ٹولی چوکی میں منعقد ادبی اجلاس ونعتیہ مشاعرہ سے کیا انہوں نے مزید کہا کہ پورے زندگی کے مسائل کو افسانہ، تخلیقی ادب، تخیلی ادب، شاعری سے حل کرنا چاہتے ہیں جو ممکن نہیں ہے۔ معلوماتی ادب آج کے دور میں بے حد ضروری ہے۔ ڈاکٹر اسلم فاروقی پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج ظہیرآباد نے امت میں جو بگاڑ آیا ہے اس بگاڑ کو دور کرنے کے لیے اصلاح معاشرہ کا کام شروع کیا ہے۔ نعیم صاب بانی تنظیم اصلاح معاشرہ نے تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا ہے، انہوں مزید کہا کہ ادب کے ذریعے سے بھی اصلاح معاشرہ ممکن ہے ہمارے پاس علامہ اقبال، اکبر و دیگر شعراء کی شاعری ہے، ایک قلم کار اپنی تحریر کے ذریعے سماج کے بگاڑ کو دور کرسکتا ہے۔ انہوں نے بزم ادب اصلاح معاشرہ کے ذمہ داران کو اس کام کے لیے مبارکباد پیش کی ہے۔ محمد نعیم سابق خادم الحجاج و خادم اصلاح معاشرہ حیدرآباد نے اپنے خطاب میں کہا کہ اپنی اصلاح کی ضرورت ہے، قوم کے اصلاح کی فکر کی ضرورت ہے معاشرہ فرد اور خاندان سے وجود میں آتا ہے ہماری اپنی اصلاح سے معاشرے میں سدھار پیدا ہوگا۔ اگر ہمارا معاشرہ نمازی بن جائے تو اصلاح معاشرہ کی رفتار میں خوب اضافہ ہوگا، اخلاق، کردار کی تعمیر کا کام ہونا چاہیے۔ بزم ادب اصلاح معاشرہ کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی اور شعراء اکرام سے درخواست کی کہ وہ اصلاح معاشرہ کے مختلف موضوعات پر اپنا کلام لکھیں۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے مولانا ممشاد قاسمی، مولانا تنظیم قاسمی، مفتی زاہد، ڈاکٹر عزیز سہیل و دیگر موجود تھے۔ ادبی اجلاس کے فوری بعد نعتیہ مشاعرہ ڈاکٹر محسن جلگانوی کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ مہمان شعراء ڈاکٹر خواجہ فرید الدین صادق، جناب زعیم زومرہ، جناب زاہد ہریانوی، جناب الطیب اعجاز، جناب شکیل ظہیرآبادی، سعداللہ خان سبیل، ڈاکٹر نسیم زیدی، عبدالرشید ارشد اور ڈاکٹر محسن جلگانوی نے اپنا کلام سنایا۔ پرگرام کا آغاز قاری عبدالرحیم کی تلاوت سے ہوا۔ پروگرام کے ابتداء میں مفتی زاہد نے قرآت کی۔ بزم کی جانب ڈاکٹر خوشتر کی پی ایچ ڈی کی تکمیل پر تہنیت پیش کی گئی۔ نظامت کے فرائض سعداللہ خان سبیل نے انجام دئے۔ محمد نعیم سابق خادم الحجاج و خادم اصلاح معاشرہ کے شکریہ پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

تیرہویں آل انڈیا ایجوکیشن کانفرنس میں

ملازمت کی اہلیت اور کاروباری صلاحیتوں کی نشوونما پر ورکشاپ کا انعقاد

مورخہ ۱۵ اکتوبر ۲۰۲۳۔ آل انڈیا ایجوکیشن مومنٹ نئی دہلی اور فیڈریشن آف آل مینارٹی ایجوکیشنل آرگنائزیشنز کے باہمی اشتراک سے شہر اورنگ آباد میں دو روزہ تیرہویں آل انڈیا ایجوکیشن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ دوسرے دن ٹیکنیکل سیشن مولانا آزاد کالج کے سیمینار ہال میں ڈاکٹر رفیق زکریا کی یاد میں منعقد ہوا۔ اس میں ماہرین نے ایمپلائبلٹی اور انٹرپرینیورشپ سکلز کی ترقی کے موضوع پر رہنمائی کی۔ پروگرام کی صدارت وائس پرنسپل ڈاکٹر ایم۔اے۔ باری نے کی۔ پروگرام کے نائب صدر کے طور پر روزنامہ اورنگ آباد ٹائمز کے نایب مدیر شکیب خسرو موجود تھے۔ ڈاکٹر سہیل ذکی الدین نے پروگرام کے تعارف مے ایم. پی. ڈاکٹر فوزیہ خان کے ذریعے منعقدہ دو روزہ آل انڈیا ایجوکیشن کانفرنس کے اغراض ومقاصد کو حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ معروف اسپیکر سعد صدیقی نے حاضرین کو روزگار کے قابل بننے کے لیے درکار مہارتوں کے بارے میں بتایا۔ مہاراشٹرا انٹرپرینیورشپ ڈیولپمنٹ سنٹر کے سابق ڈپٹی ڈائریکٹر دیپک بھنگار دیو نے مختلف مثالوں کے ذریعے انٹرپرینیورشپ اسکل ڈیولپمنٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سابق فوجی ویلفیئر بورڈ کی صدر میجر سیدہ فراست نے خاص طور پر خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ زندگی کے ہر شعبے میں اپنی صلاحیتوں کو نکھاریں اور روزگار پر مبنی نئی زندگی گزارنے کی سوچ کے ساتھ آگے بڑھیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے اسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر۔ بدرالاسلام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ کس طرح کوئی بھی مستقبل کے ماہر سماجی طور پر مفید اساتذہ بن کر قوم کی تعمیر کے کام میں اپنا حصہ ڈال سکتا ہے۔ شکیب خسرو آج کے سائنسی دور میں مواصلاتی آلات نے ترقی کی ہے تو دنیا ایک عالمی گاؤں بن گئی ہے۔ آپ ایک لمحے میں کہیں بھی کسی سے بھی جڑ سکتے ہیں۔ سب کو تبدیلی کو اپنانا چاہیے۔ ڈاکٹر ایم اے۔ باری نے اپنی صدارتی تقریر میں تعلیم وتربیت کی اہمیت بتاتے ہوئے معیاری تعلیم کو سب تک کیسے پہنچایا جائے اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر سہیل ذکی الدین نے کی۔ عبدالرحیم نے شکریہ کا کلمہ پیش کیا۔ اس تقریب میں اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ کے ساتھ ساتھ سینکڑوں طلباء وطالبات کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے خالد سیف الدین، ایم۔ واصل، شیخ ظہور خالد، ابوبکر رہبر وغیرہ نے محنت کی۔

بنگلہ دیش کی معیشت درست راستے پر ہے۔ آئی ایم ایف

ڈھاکہ۔ 15؍اکتوبر۔ ایم این این۔ معاشی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے حکومت کے مختلف اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے مشاہدہ کیا ہے کہ بنگلہ دیش کی معیشت درست راستے پر ہے۔ آئی ایم ایف کے ایشیا اور بحرالکاہل کے شعبہ (اے پی ڈی) کے ڈائریکٹر کرشنا سری نواسن نے کہا" ،میرے خیال میں پروگرام کے مقصد کو پورا کرنے، مہنگائی کو قابو میں کرنے اور مشکل عالمی ماحول کے پیش نظر میکرو اکنامک چیلنجز سے نمٹنے کے لحاظ سے معیشت صحیح راستے پر گامزن ہے۔" آئی ایم ایف کے ڈائریکٹر نے یہ بات ورلڈ بینک گروپ اور آئی ایم ایف کے سالانہ اجلاسوں کے ایک حصے کے طور پر " ایشیا پیسیفک کے لیے اقتصادی آؤٹ لک " کے موضوع پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ ایک سوال کے جواب میں کرشنا سری نواسن نے کہا کہ بنگلہ دیش میں حکام نے معاشی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ " انہوں نے افراط زر کو کم کرنے کے لیے مالیاتی پالیسی کو سخت کیا ہے۔ انہوں نے زیادہ لچکدار شرح مبادلہ کی اجازت دی ہے۔ سری نواسن نے ترقی کے مقاصد اور بنیادی ڈھانچے کے مقاصد دونوں کی حمایت کے لیے محصولات کی وصولی کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش سمیت خطے کے ہر ملک کو عالمی بحران کی وجہ سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممالک کو ترقی کو بڑھانے والی اصلاحات کو آگے بڑھانے کے لیے اپنی کوششوں کو دوگنا کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومتی محصولات کے تناسب کو کم سطح سے بڑھانے سے عوامی قرضوں کو قابو میں رکھتے ہوئے تعلیم اور بنیادی ڈھانچے جیسی اہم ضروریات پر اضافی اخراجات کی اجازت ملے گی۔

جلگاؤں میں سرسید احمد خاں لائبریری نے اے۔ پی۔ جے ابوالکلام کی یوم سالگرہ پر ترغیب مطالعہ کا انعقاد

جلگاؤں (سعید پٹیل) جلگاؤں شہر کے کثیر اردو داں آبادی مضافاتی علاقہ مہرون کے وارڈ میں واقع سرسید احمد خاں لائبریری کی جانب سے سابق صدر جمہوریہ، بھارت رتن میزائل مین اے۔ پی۔ جے ابوالکلام کی یوم پیدائش کے موقع پر مطالعہ کی ترغیب کا پیغام مہمان حاضرین نے دیا۔ پروگرام کی صدارت لائبریری کے صدر سبکدوش مدرس امین الدین جناب نے کی۔ سیکریٹری عبدالروف شیخ نے اغراض ومقاصد میں لائبریری کی تعلیمی، علمی، ادبی وثقافتی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ اس ترغیب مطالعہ کے موقع پر جہانگیر خان، الحاج یوسف بٹاٹے والے، این۔سی۔پی۔ کے ضلع ترجمان تسلیم انعامدار، عبدالرزاق خان، ایاز کپاٹ والے، عثمان قریشی وغیرہ مہمانان خصوصی موجود تھے۔ سابق صدر جمہوریہ اے۔ پی۔ جے ابوالکلام کی سادہ زندگی کا مطالعہ کرنے سے روشنی حاصل ہوتی ہے۔ انھوں نے ملک کی ترقی کے لیئے جو تاریخی کام کیا ہے وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ "ہم بھی پڑھیں گے تو آگے بڑھیں گے" اس طرح کا پیغام مہمان حاضرین نے اے۔ پی۔ جے۔ ابوالکلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے دیا۔ اس مہان سپوت کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ مبشر شیخ نے نظامت کی، اس موقع پر علاقہ کے کتب بینی کے شوقین حضرات نے شرکت فرما کر پروگرام کو رونق بخشی۔ ادریس رؤف کی رسم شکریہ پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

گلشن زبیدہ میں خورشید اکرم سوز اور ان کی اہلیہ کا استقبال، ایوارڈ اور کتابوں کا اجرا

کتابوں کی اشاعت بڑی بات نہیں ہے۔ بڑی بات کتابوں کو نئی نسل کے ذہنوں کی خوراک بنانا ہے: ڈاکٹر حافظ کرناٹکی

گلشن زبیدہ میں مشہور شاعر جناب خورشید اکرم سوز اور ان کی اہلیہ محترمہ نزہت جہاں قیصر لاڈلی کی آمد کے موقع سے ایک استقبالیہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں انہیں منثور ومنظوم سپاس نامہ پیش کیا گیا اور ان کی مجموعی خدمات کے لیے کرناٹکا اردو چلڈرنس اکادمی کی طرف سے ایوارڈ تفویض کیا گیا۔ کرناٹکا چلڈرنس اردو اکادمی نے جناب خورشید اکرم سوز کی مجموعی خدمات کے لیے ان کو "علامہ اقبال" ایوارڈ سے نوازا تو ان کی اہلیہ کو "ہاجرہ نازلی" ایوارڈ سے سرفراز کیا۔ اس موقع سے ڈاکٹر حافظ کرناٹکی کی کتاب "یاد شکیب" کا اجرا بھی کیا گیا۔ اس جلسے کی صدارت کے فرائض ڈاکٹر آفاق عالم صدیقی نے ادا کیے تو نظامت کے فرائض مولانا مفتی اظہر الدین اظہر ندوی نے ادا کیے۔ شرکاء میں جناب انیس الرحمان، جناب محمد فیاض، جناب ہچرا اپیا، انجنئر محمد شعیب، ہیڈ ماسٹر جناب عبدالعزیز، جناب نذراللہ مڈی کے علاوہ بہت سارے اساتذہ بھی شامل تھے۔ صاحب کتاب ڈاکٹر حافظ کرناٹکی بھی اپنی بے انتہا مصروفیت کے باوجود کچھ وقت کے لیے تشریف لائے اور اپنی شرکت سے مجلس کے وقار میں اضافہ کیا۔ جناب خورشید اکرم سوز اور ان کی اہلیہ تین دنوں سے ڈاکٹر حافظ کرناٹکی کے مہمان تھے۔ انہوں نے کتابوں کے اجرا کے بعد دیار حافظ میں اپنے تین دن کے قیام کے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ؛" ڈاکٹر حافظ کرناٹکی سے بالمشافہ یہ میری پہلی ملاقات ہے۔ ویسے میں برسوں سے ان کے جادو اثر قلم کا مداح ہوں، ہماری قربت اس وقت بہت زیادہ بڑھ گئی جب انہوں نے میرے جواں سال لائق فرزند کے حادثاتی وفات پر اپنی تعزیتی تحریر اور نظم سے نوازا۔ میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ جن لوگوں کی محبت نے مجھے اس جانکاہ صدمے کو برداشت کرنے کا حوصلہ دیا اس میں موصوف کا نام نامی سب سے اوپر ہے۔ ان کی اپنائیت نے بہت ڈھارس بندھائی۔ اور جب یہاں آ کر گلشن زبیدہ میں قیام کیا تو ایسا محسوس ہوا گویا بے قرار دل کو قرار آگیا ہو۔ موصوف کی ادبی خدمات کے بارے میں توصیفی کلمات کہنا ایسا ہی ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا۔ یہ ان کی شخصیت کا خلوص ہے کہ ایک ٹوٹے دل کا انسان ان کے پاس آ کر راحت محسوس کرتا ہے اور اپنے زخموں پر ان کی محبت کو مسیحا صفت ڈاکٹر کا پھاہا سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ادارے میں غریب اور یتیم بچے نہ صرف یہ کہ تعلیم وتربیت کی دولت حاصل کرتے ہیں بلکہ اپنائیت کے سرشار کردینے والے احساس سے بھی مالامال ہوتے ہیں۔ ان کا یہ تعلیمی گلشن سچ مچ ایک سرسبز وشاداب گلشن ہے کیوں کہ اس کے مالی ڈاکٹر حافظ کرناٹکی ہیں۔ یہ ان کی اپنائیت کی انتہا ہے کہ میں نے اپنے لخت جگر محمد شکیب اکرم کی وفات پر آئے تعزیتی خطوط ومضامین اور نظموں کو کتاب کی صورت میں "ذکر تیرا بعد تیرے" کے نام سے شائع کروایا تو انہوں نے اس کتاب پر بھی ایک کتاب تحریر فرمادی اور اس کا نام "یاد شکیب" رکھا گویا انہوں نے میرے غم کو اپنا غم بنالیا۔ میں موصوف کا اور کرناٹکا چلڈرنس اردو اکادمی اور بزم حافظ کا جتنا بھی شکرادا کروں کم ہے۔" محترمہ نزہت جہاں قیصر لاڈلی نے اپنے تاثرات اور دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ؛" میں نے اپنے لخت جگر کی جدائی کے غم کو اور دل کے زخموں کو اللہ کے بخشے صبر وتحمل کی بدولت بہت سنبھال کر رکھا ہے۔ دل کے پھٹنے والے انداز میں ایک بار اپنے ایک مخلص کے سامنے روئی تھی اور دوسری بار گلشن زبیدہ میں قدم رکھتے ہی رو پڑی۔ ان کی محبت سے ایسا لگا جیسے بہت ہی محبت کرنے والے بھائی کا کندھا مل گیا ہو اور بے اختیار دل چھلک اٹھا۔ ان کی اپنائیت، محبت اور عزت کا احساس اس دل میں ہمیشہ جاگزیں رہے گا۔ میرے بھائی نے جس طرح گلشن زبیدہ کو سینچا ہے وہ ایک مثال ہے۔ آج ہماری قوم کو ایسے عظیم محسن کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ ان کو تادیر سلامت رکھے۔" ڈاکٹر حافظ کرناٹکی نے اپنے مختصر مگر جامع خطاب میں کہا کہ؛" دل سے دل کو راہ ہوتی ہے، خورشید اکرم سوز صاحب اور نزہت جہاں قیصر صاحبہ کے غم نے مجھے بہت ملول کردیا۔ ان کے دکھوں نے مجھے بھی دکھی کردیا۔ اور اس دکھے دل سے جو کچھ بھی نکلا میں نے اسے تحریری شکل میں ان تک پہونچا دیا۔ چوں کہ نظم ونثر دل سے نکلی تھی اس لیے دلوں تک رسائی حاصل کرنے میں دیر نہ لگی۔ اور پھر دلوں کے اس رشتے نے دوام حاصل کرلیا۔ رہی کتابوں کی باتیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنی کتابوں کے بارے میں مصنف کو خود زیادہ باتیں نہیں کرنی چاہیے۔ کیوں کہ کتابوں کی اشاعت کے بعد اس پر قارئین کا حق ہوتا ہے۔ انہیں ہی اپنے تاثرات کا اظہار کرنا چاہیے۔ اور اپنی رائے قائم کرنی چاہیے۔ جہاں تک گلشن زبیدہ کی بات ہے تو اس میں شبہ نہیں ہے کہ میں اپنی استطاعت کے مطابق پوری ایمانداری اور محنت سے اسے سینچنے کی کوشش کرتا ہوں مگر اس میں ان تمام مخلصین کا حصہ ہے جو اس ادارے کے بہی خواہ ہیں اور اپنی قوم وملت سے محبت کرتے ہیں۔ مدرسہ مدینۃ العلوم ہو کہ مدرسہ زبیدہ للبنات یا گلشن زبیدہ کے دوسرے تعلیمی ادارے، ان سبھوں کا مقصد خدمت ہے۔ تعلیم سے اپنی قوم وملت کے بچوں اور بچیوں کو آراستہ کرنے کا ایک خواب ہے۔ جس کی تعبیر کی کوشش جاری ہے۔ میرا ماننا ہے کہ صرف کتابوں کی اشاعت یا شاعری کرنا ہی بڑی بات نہیں ہے، اس سے بڑی بات ان شعری ونثری کتابوں کو اور اس کی روشنی کو نئی نسل کے سینے میں منتقل کرنا اس سے بھی بڑی بات ہے۔ سو میں یہ کوشش شروع سے کررہا ہوں۔ اور انشاءاللہ آخری دم تک کرتا رہوں گا۔" انیس الرحمن نے کہا کہ؛" خورشید اکرم سوز اور ان کی اہلیہ محترمہ نزہت جہاں قیصر لاڈلی ہمارے معزز مہمان ہیں۔ دونوں ہی ادب کا ذوق رکھتے ہیں۔ اور دینی تعلیم کو اپنی فکر کا محور جانتے ہیں۔ ان کی خدمات کے پیش نظر ہی کرناٹکا چلڈرنس اردو اکادمی نے ان کے لیے ایوارڈ تفویض کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ دونوں حضرات اپنا ادبی سفر جاری رکھیں گے اور قوم وملت کی تعلیم وتربیت کے لیے بھی کام کرتے رہیں گے۔" انجینئر محمد شعیب نے کہا کہ؛" اتنی بڑی شخصیات کی موجودگی میں میرا بولنا زیادہ مناسب نہیں ہے۔ مگر یہ درست ہے کہ ڈاکٹر حافظ کرناٹکی کی شخصیت کے خلوص کی وجہ سے ہمیشہ ہمیں بڑے بڑے شعراء وادبا سے ملنے کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔ اور ان ملاقاتوں سے ہم سب بہت کچھ سیکھتے ہیں جو ہمارے لیے نہایت مفید ہوتا ہے۔" جناب نذراللہ مڈی نے کہا کہ؛" میں ڈاکٹر حافظ کرناٹکی کو محض ایک شخص نہیں ایک تحریک سمجھتا ہوں، وہ جس فراخ دلی سے غریب اور یتیم طلبا کو اپنے تعلیمی اداروں میں جگہ دے کر ان کا مستقبل سنوارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی اپنائیت سے اپنے دوستوں، بہی خواہوں، ضرورت مندوں کا بھی استقبال کرتے ہیں۔ اسی لیے بڑی بڑی شخصیات گلشن زبیدہ میں کھنچی چلی آتی ہیں۔ اسی کی زندہ جاوید مثال جناب خورشید اکرم سوز اور ان کی اہلیہ محترمہ نزہت جہاں قیصر لاڈلی صاحبہ ہیں۔ ہم ان کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور ان کی آمد کو مبارک گردانتے ہیں۔" جناب فیاض صاحب نے کہا کہ؛" حافظ صاحب کو جاننا اور سمجھنا ہو تو گلشن زبیدہ کی ایک بار ضرور سیر کرنی چاہیے۔ اور ان شخصیتوں کو دیکھنا چاہیے جو ڈاکٹر حافظ کرناٹکی کی شخصیت کے سحر میں گرفتار ہو کر یہاں کھنچی چلی آتی ہیں۔ ہم سبھی لوگ جناب خورشید اکرم سوز اور محترمہ نزہت جہاں قیصر لاڈلی کی اپنائیت کی قدر کرتے ہیں۔ اور ان کی آمد اور ایوارڈ پر اپنی دلی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔" جناب عبدالعزیز صاحب نے کہا کہ؛" اتنی بڑی شخصیت کی محبت پانا، اور ان کی سرپرستی میں خدمت انجام دینا بہ ذات خود ایک نہایت خوشگوار تجربہ ہے۔ ان کی صحبت میں انسان اتنا سب کچھ پالیتا ہے جس کی اسے امید بھی نہیں ہوتی ہے۔" ڈاکٹر آفاق عالم صدیقی نے کہا کہ؛" ہمارے لیے یہ خوشی کی بات ہے کہ خورشید اکرم سوز اور ان کی اہلیہ نزہت جہاں قیصر یہاں تشریف لائیں اور کرناٹکا اردو اچلڈرنس اکادمی نے ان کے لیے ایوارڈ تفویض کیا۔ یہ ایک اہم واقعہ ہے کہ آج حافظ کرناٹکی کی اہم کتاب "یاد شکیب" کا اجرا خورشید اکرم سوز کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ سو سے زائد کتابوں کے مصنف کی کسی نئی کتاب کا اجرا کرنا بھی کسی کے لیے بھی کسی بڑے اعزاز سے کم نہیں ہوتا ہے۔ یہ حافظ صاحب کا خلوص ہے کہ وہ اس اعزاز سے اکثر اپنے چاہنے والوں کو سرفراز کرتے رہتے ہیں۔ میں یہاں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس انسان کی نیت جیسی ہوتی ہے اور وہ جس طریقے سے زندگی میں پیسے کماتا ہے اس کے پیسے ویسے ہی کاموں میں لگتے ہیں۔ موصوف نے اپنی زندگی کی ساری کمائی قوم وملت کے بچوں کی تعلیم میں صرف کرنے کا جو جذبہ پایا ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے دل میں قوم وملت کا کتنا درد ہے۔ ان کے وہ بہی خواہ جو انہی کی طرح خلوص دل سے قوم وملت کے بچوں کی تعلیم کی فکر کرتے ہیں وہ بھی گاہے ماہے ان کے ہمقدم بنتے رہتے ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ جس طرح لوگ صحرا میں سائے کے متلاشی رہتے ہیں، اور مل جانے پر راحت کی سانس لیتے ہیں، بالکل اسی طرح کی شخصیت کے حامل ہیں حافظ صاحب کے سائے میں غریب ونادار اور یتیم طلبا وطالبات کے علاوہ سماج ومعاشرے کے مستحق لوگ اور ان کے دوست واحباب بھی بے حد اطمینان وسکون محسوس کرتے ہیں۔ ایسے انسانوں کی ہمارے سماج اور ملک وملت کو بے حد ضرورت ہے۔ جو سایہ کے ساتھ ساتھ پھل اور پھول بھی دے، اور جس کی قربت میں آدمی تحفظ اور عزت دونوں کے احساس سے سرشاری محسوس کرے۔" ناظم جلسہ مولانا اظہر ندوی نے نہ صرف یہ کہ نہایت کامیابی، خوش اسلوبی، اور علمی وادبی سوجھ بوجھ کے ساتھ پورے جلسے کو ہمکنار کیا بلکہ نظامت کرتے ہوئے اپنے جذبات واحساسات کا بھی بہت خوب صورت انداز میں اظہار کیا۔ اور وقفے وقفے سے بتاتے رہے کہ انہوں نے ڈاکٹر حافظ کرناٹکی کی شاگردی میں کس طرح علمی اور ادبی مراحل سر کیے اور یہ کہ ڈاکٹر حافظ کرناٹکی کس خوش اسلوبی سے تربیت کے فرائض انجام دے کر کنکر کو ہیرا بنادینے کے ہنر میں ماہر ہیں۔ انہوں نے جہاں خورشید اکرم سوز اور محترمہ نزہت جہاں قیصر لاڈلی کی شخصیت کی خصوصیات کو بار بار اجاگر کیا وہیں حافظ صاحب کی علمی، تخلیقی، ادبی، سماجی، فلاحی، رفاہی اور مدبرانہ شخصیت کے پہلوؤں کو بھی خوبی سے اجاگر کیا۔ اس جلسے میں گلشن زبیدہ کے بچوں اور بچیوں نے ادبی اور ثقافتی پروگرام پیش کر کے اپنی قابلیت کا مظاہرہ کیا۔ جسے دیکھ کر پتہ چل گیا کہ یہاں ادب اور تعلیم کو بچوں کی شخصیت میں کس طرح جذب کیا جاتا ہے۔ یہ کامیاب جلسہ ازہر ندوی کے شکریہ کے ساتھ اختتام کو پہونچا۔

جی ایم مومن ویمنز کالج اسٹڈی سینٹر بھیونڈی میں فاصلاتی تعلیم کیلئے افتتاحی تقریب

بھیونڈی (شارف انصاری):- سنیچر 14 اکتوبر 2023 یشونت راؤ چوہان مہاراشٹرا اوپن یونیورسٹی ناسک کے زیر انصرام کے ایم ای سوسائٹیز غلام محمد مومن ویمنز کالج بھیونڈی اسٹڈی سینٹر میں زیر تعلیم بی۔ اے۔ سال اوّل کے طلبہ کے لئے کاونسلنگ کلاسیس کی افتتاحی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ رئیس [illegible]

پرنسپل ضیاء الرحمٰن انصاری، رئیس ہائی اسکول کمیٹی کے رکن ندیم تاسے، کے ایم ای ایس ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج، پڑگھا کی پرنسپل جویریہ قاضی اور وائس پرنسپل عامر صدیقی موجود تھے۔ جویریہ قاضی نے اپنی تقریر میں طلبہ کو مفید مشوروں سے نوازتے ہوئے جہد مسلسل کی تلقین کی۔ پروگرام کا آغاز اسٹڈی [illegible]

انتباہ: قارئین اخبار ہذا کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی اشتہار پر عمل کرنے سے قبل مکمل طور پر موزوں مناسب تحقیقات کریں۔ اخبار ہذا اشتہارات کی تفصیلات کے تعلق سے مشتہرین کی جانب سے پیش کردہ ادعاجات اور بیانات کی تصدیق وتوثیق نہیں کرتا ہے۔ (ادارہ)

تیز رفتار بس کا ٹائر پھٹ پڑا، 39 مسافر بال بال بچ گئے

ماہور:15 / اکتوبر (ورقِ تازہ نیوز) کنوٹ۔ ماہور قومی شاہراہ پر اسولی پھاٹہ کے قریب اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی ایک تیز رفتار بس کا ٹائر پھٹ گیا۔ یہ سنسنی خیز واقعہ اتوار کی صبح ساڑھے گیارہ بجے پیش آیا۔ بس ڈرائیور کی چالاکی سے تقریباً 39 مسافروں کی جان بچ گئی۔ تفصیلات کے مطابق اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی کنوٹ ڈپو کی بس نمبر MH20BL-3538، یہ 15 اکتوبر کو روانہ ہوئی۔ کنوٹ تا ماہور معمول کی پھیری کے لیے ڈرائیور بابوراؤ گھگے اور کنڈیکٹر ماروتی جادھو صبح ساڑھے دس بجے کنوٹ سے بس میں مسافروں کو لے کر روانہ ہوئے۔ وائی بازار سے 3 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع اسولی تا عمری کے درمیان صبح ساڑھے گیارہ بجے کے قریب تیز رفتار بس کا ٹائر پھٹ گیا۔ اس وقت بس ڈھلکتے ہوئے محسوس ہونے پر ڈرائیور بابوراؤ گھگے نے انتہائی چابک دستی سے بس کو کنٹرول میں کرتے ہوئے اُسے روک دیا۔ جس کی وجہ سے 39 مسافروں کی جان بال بال بچ گئی۔ اگر ڈرائیور اس صورتحال کا اندازہ نہیں لگا پاتا تو ممکن تھا کہ کوئی بڑا حادثہ پیش آتا۔ اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ڈویژن کے ٹریفک آفیسر کملیش بھارتیہ کے ہمراہ ورکشاپ سپرنٹنڈنٹ چندر شیکھر سمرتھ واڑ، اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹر وٹھل انگڑے کی ٹیم نے جائے واقعہ پر پہنچ کر معائنہ کیا۔ جس کے بعد پتہ چلا کہ بس میں ٹیکنیکل خرابی کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا۔ نوراتری تہوار کے ضمن میں مہاراشٹر و تلنگانہ سے رینوکا ماتا کے درشن کے لیے عقیدت مند بڑی تعداد میں سفر کررہے ہیں اور کافی گردی ہورہی ہے۔ اس موقع پر عقیدت مند مہامنڈل کے غیر محفوظ بسوں میں سوار ہونے پر مجبور ہیں۔

ایس پی آفس میں ڈاکٹر عبدالکلام کو خراج

ناندیڑ:15 / اکتوبر (ورقِ تازہ نیوز) آج 15 اکتوبر کو بھارت کے میزائل مین مرحوم ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام آزاد کی برسی کے موقع پر ایس پی آفس میں انہیں خراج پیش کیا گیا اور آج یوم مطالعہ منایا گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کرشن کوکاٹے کی رہنمائی میں آج عظیم شخصیات میں شامل میزائل مین ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی برسی کے موقع پر اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر شیواجی لشکرے، پولیس سب انسپکٹر پی جی آوڑے، دتاتریے کالے و دیگر نے ان کی تصویر پر پھولوں کا ہار پہناتے ہوئے خراج پیش کیا۔ بھارت کے سابق صدر جمہوریہ و میزائل مین ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے سالگرہ کے موقع پر بھی یوم مطالعہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ آج انہیں خراج پیش کرتے وقت پولیس سپرنٹنڈنٹ آفس میں تمام ڈویژن کے افسران، پولیس عملدار، ملازمین وغیرہ موجود تھے۔ اس پروگرام کے انعقاد میں پولیس عملدار سنجے سانگویکر اور ماروتی کامبلے نے کافی محنت کی۔

لوکل کرائم برانچ نے پستول اور کارتوس ضبط کیے

ناندیڑ:15 / اکتوبر (ورقِ تازہ نیوز) پانگرہ راستہ پر لوکل کرائم برانچ کی ٹیم نے سکندر پور تعلقہ ضلع لاتور کے ضمیر دلاور شیخ (28 سال) کی تلاشی لی تب اس کے قبضہ سے ناندیڑ میں فروخت کرنے کے مقصد سے لے کر جارہے ایک پستول اور تین زندہ کارتوس، جملہ مالیت 36 ہزار 500 روپئے کی مالیت ضبط کرلی۔ اس کارروائی میں پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کرشن کوکاٹے، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار، کھنڈے رائے دھرنے کی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر دُوارکاداس چکھلی کر، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر روی واہوڑے، پانڈورنگ مانے، پولیس سب انسپکٹر شری گووند راؤجی منڈے، سچن سونونے، آشیش بوراٹے، دتاتریے کالے کے علاوہ اسسٹنٹ پولیس سب انسپکٹر مادھو کیندرے، سنجے کیندرے، پولیس عملدار گنڈے راؤ کرلے، ہنمنت پوتدار، سنگرام کیندرے، بالاجی تیلنگ، سنجیو جنکلواڑ، دیوا چوہان، ولاس کدم، گجانن بینواڑ، رنجدھیر سنگھ راج بنسی، ماروتی مورے، جوالا سنگھ باوری، سائبر سیل کے دیپک اوڑھنے اور راجو سٹیکر نے حصہ لیا۔

فارم اور پاندن راستوں کے مسائل کو فوری حل کیے جائیں

وزیر محصول رادھا کرشن ویکھے پاٹل کی تحصیلداروں کو ہدایت

ناندیڑ:15 / اکتوبر (ورقِ تازہ نیوز) زرعی شعبے کی ترقی کے لیے چھوٹی اور بڑی سڑکوں کی آسان دستیابی بہت ضروری ہے۔ کئی دیہاتوں میں ایک یا دو کسانوں کی ضد کی وجہ سے سینکڑوں کسانوں کے پاس کھیتی باڑی کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ زراعت کے دیگر مسائل کے ساتھ فارم سڑکوں اور پاندان سڑکوں کی ذمہ داری بھی اتنی ہی اہم ہے اور تحصیلداروں کو ریاست کے محصول، حیوانات، ڈیری ڈیولپمنٹ کے وزیر رادھا کرشنا ویکھے کی طرف سے دیے گئے عدالتی اختیار کو سختی سے نافذ کرنا چاہیے۔ وزیر محصول رادھا کرشن ویکھے پاٹل کلکٹر آفس کے نیوجن بھون میں منعقدہ میٹنگ سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر ایم پی پرتاپ پاٹل چکھلیکر، ایم ایل اے رام پاٹل راتولیکر، ایم ایل اے راجیش پوار، ایم ایل اے بالاجی کلیانکر، سنتوک راؤ ہمبرڈے، کلکٹر ابھیجیت راوت، ضلع پریشد کی چیف ایگزیکیٹو آفیسر مینل کرنوال، محکمہ کے تمام اعلیٰ افسران موجود تھے۔ وزیر محصول رادھا کرشنا ویکھے پاٹل نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ محکمہ محصولات نے ضلع میں آفت کے دوران اپنی ذمہ داریاں مؤثر طریقے سے نبھائی ہیں۔ حکومتی اسکیموں، خدمات، سہولیات کا فائدہ عوام کو جلد پہنچانے کے لیے دیگر محکموں کے ساتھ باہمی تال میل زیادہ ضروری ہے۔ اس کے لیے محصول مہم، ای چاوڑی، مشن 90 دیواس، سلوکھا یوجنا کا مؤثر نفاذ ضروری ہے۔ ملک کے تئیں ہماری وابستگی کو مضبوط کرنے کے لیے انہوں نے محکمے کے سربراہوں کو ہدایت دی کہ وہ مہم "میری مٹی میرا دیش" کو ضلع کے کم از کم 1 لاکھ بچوں تک پہنچائیں۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ تلاٹھی، تحصیلدار، زراعت افسر، مویشی پالنے کے محکمے کے افسر، ضلع پریشد کے افسر تال میل کریں اور مشن موڈ پر کام کریں۔ ایم پی پرتاپ پاٹل چکھلیکر نے وزیر محصول رادھا کرشن ویکھے پاٹل کے نوٹس میں لایا کہ زرعی اور پاندن روڈ کو تیز کرنے کے لیے تیز رفتار منصوبہ بندی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ لال قندہاری بیل کی نسل جسے قندھار میں جانا جاتا ہے۔ اس علاقے سے ہر جگہ لال قندہاری بیل پہنچ گئے، انہوں نے رادھا کرشن ویکھے پاٹل سے پرزور درخواست کی کہ حکومت کے پاس اس مقصد کے لئے گول موضع میں جگہ ہے اور یہ مرکز قندھار میں ہونا چاہئے۔ ایم ایل اے رام پاٹل راتولیکر، ایم ایل اے راجیش پوار، ایم ایل اے بالاجی کلیانکر نے وزیر محصول کی توجہ مبذول کرائی کہ کسانوں کو فارم بیمہ، پاندان روڈ اور فارم بیمہ کی رقم ملے۔

نوجوان سید رفیق کا انتقال وتدفین

ناندیڑ: 15 / اکتوبر۔ (ورق تازہ نیوز) بڑے ہی افسوس اور رنج کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ گاڑی پورہ نزد کالا پل کے رہائشی سید رفیق ولد سید جیلانی صاحب عمر 40 سال کا دل کا دورہ پڑنے سے آج شام چھ بجے انتقال ہوگیا۔ اِنّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ سید رفیق کی نماز جنازہ آج ہی ساڑھے دس بجے عیدگاہ قبرستان قدوائی نگر میں ادا کی گئی اور اسی سے متصل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ سید رفیق انتہائی ملنسار وخوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ اور اپنے دوستوں میں رفیق ماموں کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ریاستی وزیر سنجے راٹھور اور گلاب راؤ پاٹل کا دورہ

ناندیڑ:15 اکتوبر (ورقِ تازہ نیوز) ریاست کے مٹی اور پانی کے تحفظ کے وزیر سنجے راٹھوڑ اور ریاست کے پانی کی فراہمی اور صفائی ستھرائی کے وزیر گلاب راؤ پاٹل ضلع ناندیڑ کے دورے پر آ رہے ہیں اور ان کے دورے کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ پیر 16 اکتوبر 2023ء کو جلگاؤں ایئرپورٹ سے روانہ ہوکر بذریعہ طیارہ صبح 10.45 بجے ناندیڑ ایئرپورٹ پر آمد اور گنے کے مزدوروں کے عظیم اجلاس 2023ء کے مقام کرکٹ گراؤنڈ، گوداوری ڈھلکواڑی ٹانڈہ احمد پور روڈ، گنگا کھیڑ ضلع پربھنی تک سرکاری کار کے ذریعے آمد اور روانگی، دوپہر 3 بجے ناندیڑ ایئرپورٹ کی سمت روانگی، 3.45 بجے ناندیڑ ایئرپورٹ پر آمد۔ 4 بجے ناندیڑ ایئرپورٹ سے ممبئی کے لیے روانہ ہوجائیں گے۔

کسانوں کے بچوں کو تکنیکی طور پر زیادہ ہنر مند بننے کی ضرورت ہے

سابق مرکزی وزیر مملکت سوریہ کانتا پاٹل کا اظہار خیال

ناندیڑ: 15 / اکتوبر (ورقِ تازہ نیوز) مراٹھواڑہ جیسے علاقوں میں پانی کی کمی کو ذہن میں رکھتے ہوئے مجھے ہندوستان میں پہلی بار شیٹلا جیسی اختراعی اسکیم شروع کرنے کا موقع ملا جب میں مرکزی وزیر مملکت تھا۔ اس وقت یہ مانا جارہا تھا کہ اس اسکیم سے مراٹھواڑہ کے کسان زیادہ خوشحال ہوں گے۔ دیگر ڈویژن اور مراٹھواڑہ کے کچھ کسانوں نے اس اسکیم کا مکمل تکنیکی فائدہ اٹھا کر ترقی حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کی اکثریت نے اس اسکیم سے اتنا فائدہ نہیں اٹھایا جتنا انہیں ہونا چاہئے۔ کاشتکاری ایک مشکل کام ہے۔ سابق مرکزی وزیر مملکت سوریہ کانتا پاٹل نے مزید کہا کہ کسانوں کے بچوں کو محنت کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارت بھی حاصل کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تحفظ، تعلیم اور صحت حکومت کی ذمہ داری ہے اور ان تینوں پر ترقی کی بنیاد کو مضبوط بنانا زیادہ ضروری ہے۔ وائس چانسلر ڈاکٹر اندر منی نے کہا کہ مراٹھواڑہ کا بیشتر حصہ خشکی پر مشتمل ہے۔ کسانوں کو آنے والے بحران سے بچانے کے لیے زراعت اور مویشی پالنا کو کس طرح درست طریقے سے مربوط کیا جائے زیادہ اہم ہے۔ اس سلسلے میں، ہم وسنت راؤ نائک مراٹھواڑہ زرعی یونیورسٹی اور مہاراشٹر یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنس کی مشترکہ کوشش پر زور دے رہے ہیں۔ مراٹھواڑہ کے کچھ علاقوں جیسے ودربھ میں، کچھ کسانوں کو بھاری بارش کی وجہ سے نقصان ہوا ہے۔ موسلا دھار بارش کے بعد کسان مشکل میں ہیں۔ ایم ایل اے رام پاٹل راتولیکر نے درخواست کی کہ حکومت متاثرہ علاقے کے کسانوں کو مزید مدد فراہم کرے۔ اس پروگرام میں پدم شری ڈاکٹر وٹھل راؤ وِکھے پاٹل کرشی پریشد کی جانب سے وزیر رادھا کرشنا وِکھے پاٹل نے ضلع میں نمایاں خدمات انجام دینے والے کسانوں کو شال اور تمغے دے کر مبارکباد دی۔ وینکٹ پاٹل، دشرتھ سمبھاجی راؤ کپاٹے، دتا پاٹل ہڈسنیکر، متھلیش ہریش چندر دیسائی، مادھو لکشمن راوت، اننت کبیر داس کدم، ڈاکٹر جے ایچ کدم، نیلیش پنم چند سومانی، توکارام رام جی گاولی، تریبھون چوان کنجر کر، منگیش کیشاو راؤ انگولے، سندیپ سریش ہمبرڈے، رمیش نند کمار پنڈت، منجوشا گلابراو پاوڑے، پرمود پنجاب راؤ دیشمکھ، وسنت رام جیٹا گوڑ، پرامود، پرامود، پرامود پنجاب راؤ دیش مکھ، واسنت رام جی، نلاد، پراڈا، راولپنڈ کشن راؤ تاوڑے، سدلیش نارائن راؤ شندے، دلیپ بلیرام پوار، شنکر چوان اونچپڈیکر، ونائک جادھو، پروفیسر مہیش دیش مکھ، دگمبر ارجن راؤ جادھو کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ خصوصی اعزازات دتا پاٹل ہڈسنیکر، آتمارام پاٹل واٹیگاؤں کر، ایکناتھ پاٹل بورگاؤں کر، ڈاکٹر یہ اویناش کھنڈارے پاٹل-عمرکھیڑ کو دیئے گئے۔ اس کے ساتھ محکمہ اینمل ہسبنڈری کے ڈاکٹر بھوپیندر بودھنکر، کنوٹ کے سب ڈویژنل ایگریکلچر آفیسر راجکمار رنویر، قندھار تعلقہ میں بچوٹی کے مویشی پالنے والے وٹھل بالاجی پندرنے، ڈاکٹر سائی ناتھ پوار، ڈاکٹر راجیو ٹرفیواڑ، ڈاکٹر اویناش بنور، ڈاکٹر سپنا پیدلوار، ڈاکٹر ماروجی کنولے کو اعزاز سے نوازا گیا۔ دتا جادھو نے اس پروگرام کے لیے شکریہ ادا کیا۔

لولو مال: ترنگے کی بے حرمتی کی جھوٹی خبر پھیلانے والے بی جے پی کارکن پر مقدمہ

لکھنؤ:15 اکتوبر: لولو مال میں قومی پرچم کی بے حرمتی کی جھوٹی خبر پھیلائے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ کرناٹک پولیس نے اس معاملے مین بی جے پی میڈیا سیل سے جڑی بی جے پی کارکن شکنتلا نٹراج کے خلاف کیس درج کیا ہے۔ نٹراج پر الزام ہے کہ انھوں نے کیرالا کے کوچی واقع لولو مال میں ہندوستانی پرچم کی بے حرمتی کی جھوٹی خبر پھیلائی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ شکنتلا نٹراج نے ہندوستانی پرچم کی بے حرمتی سے متعلق ایک پوسٹ سوشل میڈیا پر ڈالا تھا۔ تمکورو شہر کی جئے نگر پولیس نے بی جے پی کارکن کیخلاف ازخود نوٹس لیتے ہوئے تعزیرات ہند کی دفعہ 153 (بی) کے تحت کیس درج کیا ہے۔ پولیس نے ایک نوٹس بھی جاری کیا ہے جس میں انہیں پوچھ تاچھ کے لیے جانچ افسر کے سامنے پیش ہونے کہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق فیکٹ چیک ونگ نے یہ پتہ لگا لیا ہے کہ بی جے پی کارکن کے ذریعہ شیئر کی گئی پوسٹ فرضی اور جھوٹی تھی، جس کے بعد ان کے خلاف کیس درج کیا گیا۔ شکنتلا نٹراج نے پوسٹ میں لکھا تھا کہ کیا آپ کے پاس جنرل نالج نہیں ہے کہ کسی دیگر ملک کا پرچم ہندوستانی پرچم سے اوپر نہیں ہونا چاہیے۔ انھوں نے اس پوسٹ کو کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار کو ٹیگ بھی کیا تھا اور لولو مال کا بائیکاٹ کرنے ایک ہیش ٹیگ بھی بنایا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ لولو مال میں عالمی کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کی نمائندگی کرنے والے مختلف ممالک کے پرچم لگائے گئے تھے۔ سبھی پرچم کو یکساں اونچائی پر رکھا گیا تھا، حالانکہ تصویر ایسے زاویے سے لی گئی تھی جس میں ہندوستانی پرچم دیکھنے میں پاکستانی پرچم سے نیچے معلوم پڑ رہا تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق فیکٹ چیک وِنگ نے یہ پتہ لگا لیا ہے کہ بی جے پی کارکن کے ذریعہ شیئر کی گئی پوسٹ فرضی اور جھوٹی تھی، جس کے بعد ان کے خلاف کیس درج کیا گیا۔ شکنتلا نٹراج نے پوسٹ میں لکھا تھا کہ کیا آپ کے پاس جنرل نالج نہیں ہے کہ کسی دیگر ملک کا پرچم ہندوستانی پرچم سے اوپر نہیں ہونا چاہیے۔

اگر حضور اکرم ﷺ سے محبت کا دعویٰ ہے تو ہمیں سنتوں پر عمل کرنا لازم ہوگا

شہر بیڑ میں منعقدہ جمعیۃ علماء کے اجلاس سے مولانا عرفان صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند کا خطاب

بیڑ-15 اکتوبر (پریس ریلیز) نیک کام کرنا ضروری ہے مگر اس سے زیادہ ضروری گناہ سے اپنے آپ کو بچانا ہے، گناہ سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کا استحضار اور ڈر دل میں رہے، غصہ اور خوشی میں انصاف کرنا ضروری ہے، آج اسی غصہ کی وجہ سے طلاق کے بیشتر واقعات پیش آرہے ہیں۔ صدقہ و خیرات کرتے رہو اس سے مصیبتیں اور آفات دور ہوتے ہیں، اور آخرت میں نیکیوں کا ذخیرہ بھی ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار حضرت مولانا محمد عرفان قاسمی صاحب (مبلغ دارالعلوم دیو بند) نے جامع مسجد قلعہ میدان بیڑ میں منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ قاری شمس الحق صاحب قریشی (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے فرمایا کہ حضور ﷺ کی زندگی ہمارے لیے اسوہ ہے، اگر ہم حضور سے محبت اور آپ سے شفاعت کی امید رکھتے ہیں تو ہم کو حضور ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا لازم ہوگا۔ اس موقع پر مفتی عبدالرحمٰن صاحب اشرفی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حالات میں معاشرہ کی ایک بڑی بیماری جہیز کی لعنت ونحوست ہے، جس کی وجہ سے امت کی بیٹیوں کے بے شمار مسائل وجود میں آرہے ہیں، لہٰذا اس لعنت کو چھوڑنا لازم وضروری ہے، سماج و معاشرہ کو منکرات و برائیوں سے بچانے کے لئے صوبائی صدر محترم مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہا راشٹر) کی ہدایت کے مطابق علاقہ مرہٹواڑہ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ اور اصلاح معاشرہ کی مہم کامیاب طریقے پر چلائی جارہی ہے۔ اجلاس کا آغاز حافظ افسر صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا، قاری محمد سعد صاحب (صدر جمعیۃ علماء تعلقہ منجلی گاوں) نے نعت پاک پیش کیا، مفتی عبداللہ صاحب قاسمی (صدر جمعیۃ علماء ضلع بیڑ) نیتحریک صدارت پیش کی، مولانا محمد صابر صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بیڑ) نے تائید وتوثیق کی۔ مفتی محمد حماد مظاہری صاحب نے کہا کہ حضور سے اگر ہم محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو آپ کی تعلیمات پر عمل کرنا لازم وضروری ہے۔ مفتی عبدالرزاق صاحب (ناظم تنظیم جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے نظامت فرمائی، اخیر میں مولانا حافظ ندیم صدیقی صاحب کی رقت آمیز دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام عمل میں آیا۔ اس اجلاس میں جناب مجتبیٰ احمد خان صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) قاضی مجیب الرحمٰن صاحب کنوینر سدبھاؤنا منچ بیڑ، قاضی ظفر صاحب صدر اصلاح معاشرہ کمیٹی بیڑ، حافظ منصور صاحب ناظم تنظیم بیڑ، نبیل ازماں صاحب، حافظ سرتاج صاحب، حافظ افسر صاحب ساجد بھائی، مولانا عمران صاحب، مولانا الیاس صاحب، مولانا عبدالقیوم عابد صاحب، مولانا امجد صاحب، قمر بھائی نائب صدر شہر بیڑ، حافظ شاہد صاحب، مولانا سلیم صاحب، شاہد سر، اویس سر، ایڈوکیٹ سرفراز صاحب، حافظ ریاض صاحب، عباس بھائی، مولانا عبدالرحیم صاحب، مولانا عباس صاحب، حافظ ذاکر قریشی صاحب، ایڈوکیٹ کظیم صاحب، حافظ رمضان صاحب نعمان بھائی منجلے گاؤں جیڈی شاہ گیورائی، سمیت شہر کے علماء کرام ائمہ مساجد و دانشوران شریک تھے۔

ماہ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ کا چاند نظر نہیں آیا

ناندیڑ:15 اکتوبر (راست) تمام برادران اسلام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۲۹ / ربیع الاول ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۵ / اکتوبر ۲۰۲۳ء بروز اتوار سنی رویت ہلال کمیٹی ناندیڑ کی طرف سے ماہ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ کا چاند دیکھنے کا اہتمام کیا گیا، مگر چاند نظر نہیں آیا۔ لہٰذا کل ۱۶ / اکتوبر ۲۰۲۳ء پیر کو ۳۰ / ربیع الاول ہے۔ چاند دیکھنے میں مندرجہ ذیل حضرات موجود تھے۔ منشاد احمد مصباحی، قاری توفیق صاحب رضوی اور طلبائے دارالعلوم غریب نواز۔ اس طرح کا پریس نوٹ سنی رویت ہلال کمیٹی (مرکز) دارالعلوم غریب نواز ناندیڑ نے جاری کیا۔

چاند نظر نہیں آیا، اعلان مجلس رویت ہلال

ناندیڑ:15 اکتوبر (راست) 29 ربیع الاول 1445 ہجری مطابق 15 اکتوبر بروز اتوار کو حضرات اراکین مجلس رؤیت ہلال نے حسب معمول نماز مغرب دارالعلوم ناندیڑ کربلا میں پڑھنے کے بعد حسب معمول ماہ ربیع الثانی کا چاند دیکھنے کا اہتمام کیا مطلع غبار آلود تھا چاند نظر نہیں آیا پھلواری شریف پٹنہ حیدر آباد لکھنؤ وغیرہ کی مجالس رؤیت ھلال نے عدم رؤیت کا اعلان کیا، اس لیے اعلان کیا جاتا ہیکہ 17 اکتوبر منگل کو انشاء اللہ یکم ربیع الثانی ہوگی۔ شرکاء مجلس مفتی وقایت اللہ صاحب قاسمی، مولانا عبدالحمید خان صاحب قاسمی، مفتی ظہیرالدین صاحب قاسمی، مولانا رشید احمد قاسمی، مولانا عبدالرشید قندھاری، مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مفتی عبدالمتین امینی، مفتی ابراہیم قاسمی، مفتی سلیمان رحمانی، مفتی طالب العمودی، مولانا وسیم حسینی، حافظ ہارون نقشبندی مجددی، مولانا نعیم اشاعتی، مولانا محمد سرور قاسمی، قاری اسعد صمدی، قاضی بہاؤالدین، ابراہیم خان نظامی، عبدالقوی انصاری محمد سعید وغیرہ۔

مودی نے ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کو ان کے یوم پیدائش کے موقع پر خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی:15 اکتوبر: وزیر اعظم نریندر مودی نے سابق صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کو ان کے یوم پیدائش کے موقع پر خراج عقیدت پیش کیا۔ مودی نے ان کے شائستہ مزاج اور سائنسی صلاحیت کو یاد کیا۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ میزائل مین کے طور پر معروف ملک کے سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام جی کو ملک کے تئیں ان کی بے مثال خدمات کے لئے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

M. 9923951742, 8888903649

فی سبیل اللہ

ثانیہ مریم

پیامات سینٹر

شیخ عبدالستار

نزد شیواجی پتلا، منڈھائی مسجد کے روبرو، چوپالا، ناندیڑ۔

ہمارے پاس ڈاکٹرس، انجینئرس، ٹیچرس، تاجر، اور سماج کے ہر طبقے اور برادری سے تعلق رکھنے والے دیندار افراد کے لئے اچھے رشتے موجود ہیں۔

مطلقہ اور بیوہ کے لیے بھی بہترین رشتے دستیاب ہیں۔

ایک بار ضرور خدمت کا موقع دیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 'بڑی درگاہ' گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔